شائقین نظامت کے لئے تلاوت وحمد، نعت ونظم ودیگر اشیا، کی اناؤنسری
نیز حمد ونعت اور تقریر ومکالمہ وغیرہ پر مشتمل ایک حسین گلدستہ

سراج الدین قاسمی
خادم جامعہ عربیہ ناصر العلوم قصبہ کانٹھ ضلع مرادآباد (یوپی)

مکتبہ مسیح الامت دیوبند وبنگلور

شائقینِ نظامت کیلئے تلاوت وحمد، نعت ونظم ودیگر اشیاء کی اناؤنسری
نیز حمد ونعت اور تقریر ومکالمہ وغیرہ پر مشتمل ایک حسین گلدستہ

بنام

رَہبر نظامت

﴿تیسرا ایڈیشن﴿

مؤلف

سراج الدین قاسمی
استاذ جامعہ عربیہ ناصر العلوم
قصبہ کانٹھ ضلع مراد آباد (یوپی)

معاون

منہاج الدین سراجی
متعلم جامعہ عربیہ ناصر العلوم
قصبہ کانٹھ ضلع مردآباد (یوپی)

﴿**تقسیم کار**﴿

مکتبہ مسیح الامّت دیوبند ضلع سہارنپور

تفصیلات

نام کتاب..........................رہبر نظامت
صفحات .... چھیانوے(۹۶)
مؤلف .... سراج الدین قاسمی
معاون .... منہاج الدین
کمپوزنگ..........................منہاج الدین
اشاعت سوم.......................... ۲۰۱۷ء ۱۴۳۸ھ
تعداد..........................گیارہ سو(۱۱۰۰)

انتساب

مادر علمی ....دارالعلوم دیوبند

مدرسہ مدینۃ العلوم نگینہ

مشفق..........اساتذہ اور والدین ماجدین

کے

نام

فہرست کتاب

دعائیہ کلمات

شیخ طریقت، ولیٔ کامل، عارف باللہ، صدّیق ثانی حضرت اقدس الحاج مولانا
مفتی عبد الرحمن صاحب دامت برکاتھم ناظم مدرسہ انصار العلوم
نئی بستی نوگانواں سادات ضلع امروہہ (یوپی)

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مدارس اِسلامیہ میں طلبہ کے لئے انجمنوں کا قیام نہایت مفید ہے، ان کی افادیت اظہر من الشّمس ہے، انجمنوں میں طلبہ اساتذہ کی نگرانی میں اصول وضوابط کے ساتھ اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کی مشق کرتے ہیں، دینی، علمی تقاریر کرتے ہیں، جس کی وجہ سے فراغت سے پہلے انہیں تقریر میں اچھا ملکہ حاصل ہو جاتا ہے اور وہ بہتر مقرر، اچھے واعظ اور ماہر مبلغ بن جاتے ہیں۔

خصوصاً وہ طلبہ جو انجمن کے ناظم ہوتے ہیں انہیں دوسرے طلبہ کی بنسبت زیادہ فائدہ ہوتا ہے ،جیسا کہ مشاہدہ ہے وہ بڑے اجتماعات اور جلسوں میں بھی بلا جھجک اور بے تکلف ایسے بہتر اور خوبتر انداز میں خطاب کرتے ہیں کہ بسا اوقات حاضرین ان کے حسنِ خطابت سے مسحور ہو جاتے ہیں۔

مدرسہ ناصر العلوم کانٹھ کے طلبہ کی انجمن اصلاح البیان ایک معیاری اور مثالی انجمن ہے جس سے منسلک ہو کر طلبہ تقریر، نعت خوانی وغیرہ کی مشق کرتے ہیں اور خوب خوب فیضیاب ہوتے ہیں۔

حضرت مولانا سراج الدین صاحب استاذ جامعہ ناصر العلوم کانٹھ نے انجمن اصلاح البیان کے چند سالوں کے افتتاحی واختتامی جلسوں کے موقعوں پر جو نظماء کے کلام پیش ہوئے، انہیں خوبصورت انداز میں تیار کیا اور اب انہیں جمع کر کے ایک رسالہ کی شکل دے دی جس کا نام ''**رہبرِ نظامت**'' رکھا ہے۔

حق تعالیٰ اس رسالہ کو مدارس کی انجمنوں کے نظماء کے لئے خصوصاً و دیگر نظماء کیلئے عموماً مفید مشعلِ راہ اور بہتر رہبر بنائے آمین۔

(حضرت مفتی) عبدالرحمٰن قاسمی
ناظم مدرسہ انصار العلوم نئی بستی نوگانواں سادات، ضلع امروہہ
۶ رشوال ۱۴۲۹ھ مطابق ۷ /اکتوبر ۲۰۰۸ء سہ شنبہ

پیش لفظ

زیرِ نظر کتاب ''رہبرِ نظامت'' احقر کی سب سے پہلے اور بہت چھوٹی سی کاوش ہے، جس کے دو ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں، تیسرا ایڈیشن چھپنا تھا لیکن پتہ چلا کہ اسکی فلم کھو چکی ہے۔

مزید برآں یہ کہ کمپوزنگ شدہ مواد ہماری ناتجربہ کاری کیوجہ سے کہیں بھی محفوظ نہ تھا کہ اس میں ہی کچھ ترمیم و اضافہ کے ساتھ اس کو منظرِ عام پر لا جائے۔

جبکہ کچھ مخلصین نے مجھ کو مشورہ دیا تھا کہ کتاب میں کچھ اضافہ بھی کر دیا جائے اور جو کمپو زنگ میں اغلاط رہ گئی تھیں ان کی تصحیح کر دی جائے، چنانچہ میں نے اس مشورہ کو قبول کیا، اور کچھ اُمور عزیز القدر منہاج الدین حفظہ اللہ کو سونپے، باقی کام خود میں نے انجام دیا۔

کمپوزنگ میں ابھی بھی ممکن ہیکہ کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں، کیونکہ پوری کتاب کو از سرِ نو کمپو زکیا گیا ہے، نیز اشعار میں اصولی یا بے اصولی خامیوں کا ہونا تو بلکل ظاہر ہی ہے کہ اصل شا عر اور ہم تک کئی واسطے ہو جاتے ہیں اور وسائط کی کثرت سے خامیاں اور غلط فہمیاں پیدا ہو ہی جاتی ہیں، اس لئے آپ ہر طرح کی غلطی و کوتاہی کی نشاندہی پر شکریہ کے مستحق ہونگے، نشاند ہی فرمائیں!

باقی آپ سے دعاء کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور مجھے سعادتِ دا رین کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

سراج الدین قاسمی
خادم تعلیمات جامعہ عربیہ ناصر العلوم
قصبہ کانٹھ ضلع مرادآباد (یوپی)
۳۸/۷/۵ھ۔م ۱۷/۴/۳ء۔

ہدایات

(۱) صرف کتاب (کسی بھی فن کی ہو) بغیر رہبر و استاذ کے منزل مقصود تک نہیں پہونچا سکتی، اس لئے فن کے کسی ماہر یا کم از کم اپنے کسی سینئر ساتھی سے تعاون ضرور لیا جائے۔

(۲) اس طرح کی .... نقطہ زدہ خالی جگہ پر مدعو یا مقام یا انجمن و مدرسہ کا نام لیا جائے اور حمد/نعت یا کسی اور دو چیزوں کے درمیان جو یہ / نشان ہے، اس کا مطلب یہ ہیکہ ان دو میں سے کسی ایک چیز کا انتخاب کیا جائے۔

(۳) اگر کسی جگہ حاشیہ ہے تو اس کو غور سے پڑھکر سمجھ لیا جائے۔

(۴) اختصار کی رہنمائی کے لئے کئی کئی ستارے (۱)❁ (۲)❁ درج کئے گئے ہیں، اگر آپ مضمون کو مختصر کرنا چاہیں، تو ایک اور دو نمبر کے تاروں کے درمیان والی عبارت کو ترک کر دیا جائے، نیز مزید اختصار کرنے کے لئے تلاوت، نعت اور تقریر کے بعد والے اشعار و تمہید کو ترک کر دیا جائے۔

(۵) نعت خواں اور مقرر، اسی طرح قاری کی آواز، انداز، حیثیت اور قابلیت سے آپ کو قبل از نظامت واقفیت ضروری ہے تا کہ پھر اسی کے مطابق طریقۂ نظامت کا انتخاب کیا جائے۔

(۶) دورانِ گفتگو مضمون اور اشعار کے تسلسل کو کبھی منقطع کر کے سکتہ کے ذریعہ سامعین کے اذہان و قلوب کو اپنی طرف متوجہ و بیدار کیا جائے۔

(۷) نظامت کے لئے بھاری بھرکم آواز زیادہ موزوں ہوتی ہے، لہذا ناظم بھاری آواز والے کو منتخب کیا جائے۔

(۸) کہیں کہیں، کبھی کبھار ہندی و انگریزی الفاظ کا بھی استعمال کر لیا جائے تا، ہم اُردو میں اس کا مترادِف (ہم معنیٰ) لفظ اس کے ساتھ ہی بول دیا جائے۔

(۹) ایک لفظ ''مُعَزَّز'' بار بار آیا ہے اس کا صحیح تلفظ (بفتح الزاء ہے)، اس کا خیال رکھا جائے۔

(۱۰) تلاوت، نعت اور تقریر کے اشعار صرف اسی جگہ کیلئے مخصوص نہیں ہیں جہاں پر ہیں بلکہ دوسری جگہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، البتہ تلاوت کا تلاوت ہی میں، نعت کا نعت ہی اور تقریر کا تقریر ہی میں استعمال ہونا چاہیئے۔

نظامت برائے افتتاح

(افتتاحی پروگرام)

حسن ہی حسن ہے کس سمت اٹھاؤں آنکھیں
نور ہی نور ہے تا حدِّ نظر آج کی رات [1]

محترم حضرات، معزز علماء کرام، طلباء عظام، سرکردہ شخصیات!

السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

مری جبینِ عقیدت سلام کہتی ہے
قبول ہو کہ محبت سلام کہتی ہے

اس علاقہ کا ابھرتا ہوا، دینی واصلاحی مرکز .... ایک قدیم ادارہ ہے، اس ادارے میں علمی وفکری عظمت کی نشان انجمن .... ہے جسے ایک طرف باحوصلہ منتظم ومفکر حضرت الحاج مولانا .... صاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی اور حضرت مولانا .... کا خلوص حاصل ہے، تو دوسری طرف پُرعزم وباہمت اساتذۂ جامعہ کی توجہات اس کے شامل حال رہتی ہیں، چنانچہ آپ سب کی ہمت وحوصلہ سے آج ہم شرکاءِ انجمن کو ایک ایسی رات ملی (یا ایسا دن ملا) ہے جس میں انوار وبرکات کی روشنی اور بارشیں برس رہی ہیں۔

عزیز ساتھیوں! مدارس اسلامیہ کی یہ روایت ہیکہ وہاںپر قائم انجمن کے اختتامی پروگرام کی طرح افتتاحی پروگرام بھی ہوا کرتے ہیں، چنانچہ ہم نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ ہم لوگ بھی اپنی انجمن کا افتتاحی پروگرام کرلیں، تاکہ تمام ساتھیوں خاص طور سے جدید احباب کو انجمن سے دلچسپی پیدا ہو اور ہم خوب محنت اور تیاری کرکے انجمن میں ہر ہفتہ شریک ہوں۔

---

[1] پروگرام اگر دن میں ہو تو یوں پڑھا جائے! ''نور ہی نور ہے تا حدِّ نظر آج کے روز''

(۱)❁ دوستو! انجمن کے اغراض ومقاصد پر انشاءاللہ ہمارے استاذ محترم جناب ......
......صاحب روشنی ڈالیں گے جس سے ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ انجمن کی کیا اہمیت ہے؟ اور اس میں شرکت کتنی ضروری ہے؟

میں آپ حضرات کو اتنا بتا تا چلوں، کہ عربی فارسی کے ہر طالب علم کی شرکت تو لازمی ہے ہی، اسی کے ساتھ تقریر کرنا بھی ضروری ہے، پھر الگ الگ جماعت کے اعتبار سے ہر شریک کا وقت مقرر ہے، کہ اس کو کتنی دیر تقریر کرنی ضروری ہے؟ اگر اس سے کم وقت تقریر ہوتی ہے، تو اس پر انجمن کے اصول وضوابط کے حساب سے جرمانہ بھی عائد ہو جاتا ہے، اور یہ انجمن کے فنڈ ہی میں جمع ہوتا ہے، جس سے کتابیں وغیرہ خرید لی جاتی ہیں اور اس جرمانہ کا مقصد کوئی فنڈ جمع کرنا نہیں، بلکہ ساتھیوں پر تنبیہ اور ان کو ترغیب دینا ہوتا ہے۔ (۲)❁

اچھے ساتھیو! اگر آج ہم لوگوں نے تھوڑی سی توجہ اور محنت سے کام لے لیا تو کل آنے والے وقت میں ہم کو اس کا بہت فائدہ ہوگا ورنہ تو کف افسوس ملنے کے سوا اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا، ہمیں اس موقع کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور اس کی قدر کرتے ہوئے انجمن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

میں انہیں کلمات پہ اپنی بات کو ختم کرتا ہوں اور انجمن کے آغاز کیلئے درخواست کر رہا ہوں محترم جناب .... سے وہ آجائیں اور انجمن کے اس افتتاحی پروگرام کا آیات قرآنیہ سے افتتاح فرمائیں!

خدائے پاک نے قرآن کو خود ہی اتارا ہے
اسی نے اپنے نطق خاص سے اس کو سنوارا ہے
یہ دستور خداوندی ہدایت کا منارا ہے
کمی بیشی نہیں اس میں مکمل تیس پارا ہے (ولی)

تلاوت کے بعد

شرافت کے اصولوں سے بغاوت کرنے لگتے ہیں
پڑھے لکھے بھی محفل میں شرارت کرنے لگتے ہیں
کتابیں اور بھی اتری ہیں لیکن رب کے قرآں میں
یہ خوبی ہیکہ اندھے بھی تلاوت کرنے لگتے ہیں

نظامت برائے افتتاح

(اختتامی پروگرام)

حسن ہی حسن ہے کس سمت اٹھاؤں آنکھیں
نور ہی نور ہے تا حدِّ نظر آج کی رات [۱]

محترم حضرات، معزز علماء کرام، طلباء عظام، سرکردہ شخصیات!

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مری جبینِ عقیدت سلام کہتی ہے
قبول ہو کہ محبت سلام کہتی ہے

اس علاقہ کا ابھرتا ہوا، دینی واصلاحی مرکز .... ایک قدیم ادارہ ہے، اس ادارے میں علمی وفکری عظمت کی نشان انجمن .... ہے جسے ایک طرف با حوصلہ منتظم ومفکر حضرت الحاج مولانا ....صاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی اور حضرت مولانا ....کا خلوص حاصل ہے، تو دوسری طرف پُرعزم وباہمت اساتذۂ جامعہ کی توجہات اس کے شامل حال رہتی ہیں، چنانچہ آپ سب کی ہمت وحوصلہ سے آج ہم شرکاءِ انجمن کو ایک

---

[۱] پروگرام اگر دن میں ہو تو یوں پڑھا جائے! ’’نور ہی نور ہے تا حد نظر آج کے روز‘‘

ایسی رات ملی (یا ایسا دن ملا) ہے جس میں انوار و برکات کی روشنی اور بارشیں برس رہی ہیں۔

حضرات ! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہمارے اس قافلہ نے سال رواں کے آغاز میں جس حیات و زندگی کی جستجو میں سفر شروع کیا تھا، آج وہ سفر قریب الختم ہے اور یہ قافلہ منزل مقصود تک پہونچنے ہی کو ہے، جی ہاں انجمن .... کا یہ اختتامی پروگرام ہے جو پورے سال کی جِدّ وجُہد کا آئینہ ہے، جس میں آپ کو ہُو بہو وہی تصویر نظر آئے گی جیسے وہ حقیقت ہے، کیونکہ آئینہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا، آپ اس آئینہ میں .... کا اصلی روپ اور شکل دیکھیں گے، اگر آپ نے اس کی صحیح اصلی اور حقیقی تصویر دیکھ لی اور آپ کا دل مطمئن ہو گیا،

تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری محنت بار آور ہوئی اور اگر بشریت کے ناطہ سے کچھ خامیاں ہو اور یقیناً ہوں گی تو ان کی نشاندہی فرما کر مفید اور نیک مشوروں سے نوازنا آپ کی ذمہ داری ہو گی تاکہ منزل مقصود تک پہونچنے میں ہمیں آسانی ہو۔

(۱)۞ ساتھیو! ہماری کوشش ہے کہ پروگرام کو زیادہ سے زیادہ بہتر شکل میں آپ کے سامنے پیش کریں اور اختصار کو بھی ملحوظ رکھیں ! مگر اس کے لئے ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے، آپ کی متانت وسنجیدگی کی ضرورت ہے، لہذا نہایت مؤدِّبانہ اور مخلصانہ انداز میں ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ اطمنانِ قلبی اور دلجمعی کے ساتھ از اول تا آخر آپ ہمارے ہم رِکاب رہیں اور ماحول کو پرسکون اور سنجیدہ بنائے رکھیں !(۲)۞

تو لیجئے ! توکل علی اللہ اور آپ حضرات کی معاونت پر وُثوق کرتے ہوئے پروگرام کا آغاز کرنے جارہے ہیں۔

نظامت برائے تحریک صدارت

حضرات ! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہر مجلس و پروگرام کے کچھ مراسم وآداب ہوتے ہیں، جو اس مجلس کی جان ہوتے ہیں جن کے بغیر وہ مجلس اور وہ پروگرام ناکامی اور ادھورے پن کا شکار ہوتی ہے، انہیں مراسم وآداب میں سے ایک صدارت وقیادت کا انتخا

ب بھی ہے۔

چنانچہ اب میں تحریک صدارت پیش کرنے کے لئے جناب ....کو بلا رہا ہوں کہ وہ آجائیں اور تحریک صدارت پیش کریں!

نظامت برائے تائیدِ صدارت

حضرات! تحریکِ صدارت پیش کردی گئی ہے، اب میں اسکی تائید کیلئے محترم جناب ....صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس تحریک کی تائید فرمادیں!

(اکثر تو اس نظامت کی ضرورت نہیں رہتی، اسٹیج ہی سے کوئی صاحب تائید کردیتے ہیں۔)

نظامت برائے خطبہ استقبالیہ

حضرات! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **مَن لَّمْ يَشْكُرِ النَّا سَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ**، یعنی جو لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا، اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات کی آمد پر، عدیم الفرصتی کے باوجود آپ کی تشریف آوری پر آپ کا استقبال ہو جائے، آپ کی شکر گزاری ہو جائے، چنانچہ ''خطبۂ استقبالیہ'' پیش کرنے کے لئے میں ....کو دعوت دے رہا ہوں کہ وہ آکر خطبۂ استقبالیہ پیش کریں!

نظامت برائے (افتتاحی) تلاوت

عزیزانِ گرامی! ہمارے اسلاف واکابر کا یہ دستور رہا ہے کہ جب بھی وہ کسی دینی محفل ومجلس کا انعقاد کرتے تو اس کا افتتاح تلاوت کلام اللہ سے کرنے کا اہتمام کرتے۔

تو چلئے دوستو! ہم بھی بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے اس پروگرام کا آغاز اس مقدس کلام کی تلاوت سے کرلیں، جس کے ایک ایک حرف میں وہ صداقت وحقانیت ہے جو کسی دوسرے کلام میں نہیں، جس کے حرکات وسکنات میں وہ گہرائی ہے جو کسی دوسرے کلام

میں ناپید ہے،(۱)۞ جس کے مفہوم ومعانی میں فصاحت وبلاغت کا وہ گہرا سمندر موجزن ہے جس کے سامنے بڑے بڑے چوٹی کے فُصَحاء وبُلغاء نے سرِ تسلیم خم کر دیا اور اسی پر بس نہیں بلک رہتی دنیا تک تمام انسانیت کو ﴿فأتو بسورة من مثله﴾ کا ایک زبردست چیلنج بھی دے دیا، اور پھر یہ اعلان بھی کر دیا ﴿لا یاتون بمثله﴾ کہ کسی ماں نے اپنی اولاد کو ایسا دودھ نہیں پلایا کہ جو ایسا مقدس کلام پیش کر سکے۔(۲)۞

تو آیئے دوستو! ہم بھی اپنے اس پروگرام کا آغاز اس مقدس کلام پاک سے کر لیں! چنانچہ اس سعادت کے حصول کے لئے میں...............کی خدمت میں ان چار مصرعوں کے ساتھ حاضر ہو رہا ہوں۔

ہائے افسوس کہ قرآں تم سے چھوٹ گیا ۞ عیش میں دامنِ ایماں تم سے چھوٹ گیا
مل رہی ہے تمہیں اپنے گناہوں کی سزا ۞ دوستوں! حشر کا داماں تم سے چھوٹ گیا

قاری صاحب تشریف لائیں اور آیات قرآنیہ سے اجلاس کا آغاز فرمائیں!

تلاوت کے بعد

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

﴿دعاء﴾

يَارَبِّ أَنْتَ أَنْتَ وَأَنَا أَنَا،أَنَا الْعَوَّادُ بِالذَّنْبِ وَأَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ فَاغْفِرْ لِيْ.

ترجمہ: اے میرے رب تو تو ہی ہے، میں میں ہی ہوں، میں تو گناہوں کا رَسیا ہوں اور تو معافی کا عادی ہے، لہذا تو مجھ کو معاف فرما دے!

نظامت برائے (افتتاحی) تلاوت

حضرات گرامی!

آپ تمام ہی حضرات اتنی بات تو اچھی طرح سمجھتے ہوں گے کہ ہر انسان اپنی مذہبی و دینی محفل کا آغاز اس چیز سے کرتا ہے جو اس کے یہاں با برکت و باعظمت ہو، ہمارے مذہب اسلام میں قرآن کریم ایسی ہی پر عظمت اور شان وشوکت والی کتاب ہے۔

(۱)۞ جی ہاں! قرآن کریم وہ نورانی کتاب ہے جو اندھیری رات میں ہدایت کے شمع روشن کرتی ہے۔ جس نے وحشی قوموں کو مہذب بنایا، جس کی فصاحت و بلاغت پر بڑے بڑے اُدباء وفُصحاء ششدر و حیران رہ گئے، جس کو سن کر پتھر دل موم اور پتھریلی آنکھیں اشکبار ہوگئیں، جس کے اعجاز نے سخن دانوں کے تخیلات کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ (۲)۞

(۱)۞ قرآن کے اندر وہ مقناطیس ہے جو دلوں کو کھینچتا ہے، وہ راگ ہے جو اندر کی تاریکیوں کو منور کر دیتا ہے، وہ نغمہ ہے جو روحوں کو سرشار کر دیتا ہے، وہ جادو ہے جو دل و دماغ کی کایا پلٹ دیتا ہے، وہ ساز ہے جس کو سن کر شجر و حجر بھی جھومنے لگتے ہیں۔ (۲)۞

تو آیئے دوستو! آج کی اس مبارک مجلس کا آغاز ایسی ہی بابرکت اور پر عظمت کتاب سے کرتے ہیں، چنانچہ میں دعوت دے رہا ہوں ساحر اللسان قاری خوش الحان جناب قاری ....صاحب زید مجدہم کو-------اس شعر کے ساتھ۔

قرآں کی تلاوت سے آغاز ہو محفل کا
اس نور سے پا جائیں ہم راستہ منزل کا

تلاوت کے بعد

وہ ہر ہر حرف میں جس کے فصاحت ہے بلاغت ہے
جو ہے لبریز حکمت سے سراپائے سعادت ہے

خدا کا آخری پیغام ہے ہماری امانت ہے
اٹھانے سے جسے مجبور و عاجز ساری خلقت ہے

آپ تھے جناب قاری.................صاحب

نظامت برائے تلاوت

(حدراً)

عزیز ساتھیو! شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے کہا تھا:

تیرے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کُشا نہ رازی نہ صاحبِ کشّاف

(۱) اسی طرح گرونانک نے ایک مرتبہ اپنی تقریر میں کہا تھا:

''توریت، زبور، انجیل، ترے پڑھ سن ڈھے، ویدرہی قرآن کا جگ میں پروار''

یعنی توریت، زبور، انجیل اور وید وغیرہ تمام کتابیں پڑھ کر دیکھ لیں، لیکن قابلِ قبول اور اطمنانِ قلب کی کتاب صرف قرآن شریف ہی نظر آئی۔

اور انسائیکلو پیڈیا کے مصنف نے لکھا ہے: ''دنیا بھر کی موجودہ کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن شریف ہے'' (۲)

دوستو! قرآنِ کریم امت مسلمہ کی روح ہے، وہ تڑپتے دل کی فریاد اور سسکتی روح کا علاج ہے، اس نے درندۂ صفت انسانیت کو جھنجھوڑ کر ایک حیات آفریں پیغام دیا، ظلم و بربرّیت کی خونیں دَلدَل میں پھنسے ہوئے انسانوں کو امن وانصاف عطا کیا، اس نے بدوؤں کو سار بال وسالارِ کارواں بنایا اور انسانیت کو بیدار کر کے صالح معاشرہ کی تشکیل کی۔

اسی قرآن کی حدراً/ترتیلاً تلاوت کرنے کے لئے میں قاری.................صاحب کی خدمت میں اس تمہید کے ساتھ درخواست گزار ہورہا ہوں۔

الٰہی رونقِ اسلام کے سامان پیدا کر
دلوں میں مومنوں کے الفت قرآن پیدا کر

قاری صاحب تشریف لا کر لحنِ داؤدی میں قرآنی آیات تلاوت فرما کر سامعین کے قلوب کی آبیاری فرمائیں! مائیک پر جناب قاری.............صاحب

تلاوت کے بعد

ہے قولِ محمد قولِ خدا فرمان نہ بدلا جائے گا
بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

آپ تھے جناب قاری............جو مدرسہ.........ضلع.................سے تشریف لائے ہیں۔

نظامت برائے حمد (بعد تلاوت)

حضرات گرامی قدر!

ابھی آپ نے جناب..............سے قرآن کریم کی تلاوت سنی، پروگرام کا آغاز ہو چکا ہے، اس نورانی محفل کو انورِ قرآنی سے منور کیا جا چکا ہے، اب میں چاہتا ہوں کہ بارگاہِ خداوندی میں حمدِ ربی پیش کی جائے، کیونکہ اس ربِّ قدیر کی توفیق ہی سے آج کا یہ پروگرام ہو رہا ہے، اگر اسکی توفیق شامل حال نہ ہوتو یہ بندہ کوئی ادنیٰ سا کارِ خیر بھی انجام نہیں دے سکتا۔

نواز دیوبندی نے کہا ہے:

درِ کبریاء پہ جھکاؤ سر، درِ مصطفیٰ سے لگاؤ دل
یہ جو سر ہے اس کو بناؤ سر، یہ جو دل ہے اس کو بناؤ دل

چنانچہ اس سعادت کے حصول کیلئے میں جناب .... کے حضور چل رہا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آئیں اور بارگاہ ربِّ دوجہاں میں ''حمد ربی'' پیش

فرمائیں!

میں یہ چار مصرع ان کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔

یہ سب کرشمہ ہے اس کا کہ اپنی قدرت سے
گلاب ، بیلا ، چمیلی ، کَنوَل نکالتا ہے
ہلاک کرنے کو اصحاب فیل کا لشکر
وہ آسماں سے پرندوں کا دَل نکالتا ہے

حمد کے بعد

عزت بھی ترے ہاتھ ہے، ذلت بھی ترے ہاتھ
تقدیسِ شہِ ہر دوسرا تیرے لئے ہے (طلعت نہٹوری)

نظامت برائے حمد

تمام تعریف اس خدا کیلئے ہے جس کے امرِ کُــنْ سے سارا عالم وجود میں آ گیا، جس کی حقیقت و ماہیت تک آج تک نہ کسی کی رسائی ہوئی اور نہ قیامت تک ہوسکی گی، جس کی تہہ تک پہونچنے میں عقلیں حیران ہو کے جا پڑیں، اذہان پریشان ہو گئے، قلب ودماغ تھک کر بیٹھ گئے، مگر اسکی پہچان اس کائنات سے ہوتی ہے، یہ چاند اور سورج اس کے وجود کا پتہ دیتے ہیں، یہ زمین وآسمان یہ ہوا و کہکشاں اسکے معبود ہونیکا احساس کرا رہے ہیں، یہ اشجار و کُہسار اسکی معرفت کا تصور کراتے ہیں، غرض ہر شئی میں وہ ہے اور ہر چیز سے وہ سمجھ میں آتا ہے۔

اسی لئے کسی کہنے والے نے سچ کہا ہے:

لائق حمد و ثناء تو ہی تو ہے ❁ ذرہ ذرہ میں بسا تو ہی تو ہے
ہم تجھے محسوس کر سکتے ہیں بس ❁ دونوں عالم کا خدا تو ہی تو ہے
اے خدا تیرے سوا کوئی نہیں ❁ غمزدوں کا آسرا تو ہی تو ہے

آگ پانی اورہوا تو ہی تو ہے [۱] ❁ پھول میں کانٹوں میں ہے تیری مہک

میں التماس کرر ہا ہوں ایک ایسے شاعر اسلام سے جو اپنی نعتوں کے ساتھ ساتھ بلکہ یوں کہئے کہ نعتوں سے زیادہ حمد و مناجات کیلئے شہرت رکھتے ہیں اور جس جلسہ یا مشاعرہ میں بھی وہ جاتے ہیں، لوگ ان سے وہ حمد ضرور سنتے ہیں، میری مراد ہے، مفتی طارق جمیل صاحب جو قنوج سے تشریف لائے ہیں۔

حمد کے بعد

ہے کوئی تو ان سنگ تراشوں کا بھی خالق
پتھر کے صنم میں بھی خدا بول رہا ہے

نظامت برائے نعت (تلاوت کے بعد)

آپ تھے جناب قاری............صاحب جو ابھی ابھی آپ حضرات کے سامنے اپنے منفرد لب لہجہ میں تلاوت کلام پاک پیش کرر ہے تھے۔

(۱) ❁ حضرات! یہ کلام وہ کلام ہے جس کی کوئی مثال نہیں، یہ قرآن وہ قرآن ہے جس کو کبھی زوال نہیں، جب بے مثال اور لازوال انوارِ قرآنی سے ہم اپنے اس پروگرام کا آغاز کر ہی چکے تو چلئے! ذرا دل کے صاف و شفاف آئینہ میں اس ذاتِ اقدس کا چہرۂ انور دیکھ لیں، جس کے طفیل میں پوری کائنات کو وجود بخشا گیا، معراج کی شب جبرئیل کی حدِ پرواز سے بھی آگے جس کا مقام بنایا گیا، مسجدِ اقصی میں جسے تمام نبیوں کا امام بنایا گیا،، **ورفعنا لک ذکرک** جیسا جس کے بارے میں مژدہ سنایا گیا، اور شیخ سعدیؒ نے جس کے بارے میں فرمایا:

---

[۱] ''تو ہی تو ہے'' یہاں پر پہلے ''تو'' میں واؤ معروف ہے اور دوسرے ''تو'' میں واؤ مجہول، اس کو ٹھیک اسی طرح پڑھا جائے

اگر یک سرِ موئے برتر پرم
فروغِ تجلّی بسوزد پرم (سعدی)

اور قائم چاندپوری نے اسی بات کو یوں کہا:

سیر اس کوچہ کی کرتا ہوں کہ جبریل جہاں
جاکے بولیں کہ بس! آگے جل جاؤں گا (قائم چاندپوری)(۲)

آیئے دوستو! میں نعتِ پاک پیش کرنے کے لئے ایک ایسے شاعر کو آپ کے رُوبرُو کر رہا ہوں، جس کی آواز میں بلا کی شیرینی ہے، غضب کی چاشنی ہے، سوز و گداز اور پُرکشش انداز ہے، جس کی آواز ہم کو اس وقت تک جگاتی رہے گی جب تک مترنّم آوازوں کا جادو ہمیں اور آپ کو جگاتا رہے گا، جن کی آواز کے بارے میں یہ کہنا بالکل موزوں ہوگا:

روح کا ساز چھیڑ جاتی ہے ❁ دل کی رگ رگ میں گنگناتی ہے
صرف لہجہ ہی نہیں ترنم خیز ❁ ان کی خامُشی بھی لبھاتی ہے

جس سے میری مراد ہے جناب ....صاحب دامت برکاتہم۔

موصوف تشریف لائیں اور نعتیہ کلام پیش فرمائیں!

میں موصوف کی نعت سے قبل یہ چار مصرعے آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔

خدا کے بعد ان کے نام کی ترتیب ہوتی ہے
فلک پر بھی درودِ پاک کی تقریب ہوتی ہے
کوئی پارس نہیں اس کے سوا آدم کی بستی میں
جہالت جس کے در کو چوم کر تہذیب ہوتی ہے

أَبْصَرُ النَّاسِ مَنْ نَظَرَ اِلٰی عُیُوْبِہٖ

ترجمہ: سب سے بڑا بینا وہ ہے جو اپنے عیبوں پر نظر رکھے۔

نعت کے بعد

بز م تصو ر ا ت سجی تھی ا بھی ا بھی
نظرو ں میں مصطفیٰ کی گلی تھی ابھی ابھی
جبریل پوچھتے تھے فرشتوں سے روک کر
کس کے لبوں پہ نعتِ نبی تھی ابھی ابھی

آپ تھے جناب.................جوعشق نبی اور محبت رسول سے سرشار ہوکر نعتیہ کلام پیش کرر ہے تھے۔

نظامت برائے نعت (حمد کے بعد)

معززسامعین!

بابرکت کام کا آغاز بابرکت کلام یعنی تلاوت کلام پاک اور حمد باری تعالی سے ہو چکا ہےتو آیئے! اس خیرالوریٰ کا بھی ذراذکرِ خیر کرلیں، کہ جس کے ادنی غلام کے جوتے کی خاک اگرکسی مومن کے ہاتھ لگ جائے تو بہت بڑی سعادت کی بات ہے،جس کی وجہ سے اس جہاں کی تزئین کاری ہوئی، پھولوں کوخوشبوملی،توکلیوں کوچٹخنے اورنکھرنے کا ہنرآیا، بیابانی کوچمن زاری کا سلیقہ آیا۔

(۱) وہ کہ جس کی ذات دنیا کے لئے رحمت ہی رحمت تھی
یتیموں، بے کسوں، کے حق میں یکسر خیرو برکت تھی
جومظلوموں کے آنسو، پوچھتا تھا اپنے دامن سے
جسے عادت تھی ہنس کر بولنے کی اپنے دشمن سے
ضعیفوں کی مدد کے واسطے تیار رہتا تھا
اماں اس کو بھی دی جو برسر پیکار رہتا تھا (۲)

ایسی ذاتِ بے مثال کی تصویر کشی کے لئے ایک ایسے شاعر کی طرف متوجہ ہو رہا ہوں، جن کے کلام میں پھولوں کی مہک، بلبل کے چہک اور کلیوں کی چٹخ ہے، تو باطل کے لئے تلوار کی جھنکار بھی ہے اور جن کے اشعار سے ستاروں کا تبسم جھڑتا ہے، تو شبنم کی مسکراہٹ بھی ٹپکتی ہے۔

میری مراد ہے جناب ....صاحب

(۱) میں بارگاہِ خداوندی میں اس دعاء کے ساتھ موصوف کو زحمت دے رہا ہوں کہ:

سنا ہے نور کی برسات ہوتی ہے مدینہ میں
الٰہی کوئی قطرہ آ پڑے ہم سب کے سینے میں (۲)

موصوف مائیک پر تشریف لائیں اور نذرانہ عقیدت پیش فرمائیں!

لیکن چار مصرعے آپکی نذر کر رہو ہا ہوں۔

زمزم و کوثر و تسنیم نہیں لکھ سکتا ۞ یا نبی آپ کی تعظیم نہیں لکھ سکتا
میں اگر سات سمندر بھی نچوڑوں راحت ۞ تو آپ کے نام کی ایک میم نہیں لکھ سکتا

نعت کے بعد

دل محبت میں گرفتار بھی ہو سکتا ہے
عاشقِ سیدِ ابرار بھی ہو سکتا ہے
گنبدِ خضریٰ کے جلووں میں ذرا گھوم کے دیکھ
تجھ کو سرکار کا دیدار بھی ہو سکتا ہے

﴿نصیحت﴾

استاذ کی رضا و دعا طالب علم کے لئے ایسی ہے جیسا کہ کھیتی کے لئے پانی۔

نظامت برائے نعت (نابینا نعت خواں)

معزّز حاضرین!

خالقِ کائنات اگر کسی سے کسی حکمت ومصلحت کے پیشِ نظر کوئی نعمت چھین لیتا ہے، تو عام طور سے دنیا ہی میں اس کا بدل بھی عطا کر دیتا ہے، آج ہمارے بیچ ایک ایسے ہی مہمان محترم تشریف فرما ہیں، کہ جن کو خدا نے بصارت سے تو محروم کر دیا لیکن کمالِ بصیرت عطا کیا ہے،

(۱) ❁ ظاہری بینائی گرچہ ان کے پاس نہیں ہے، مگر قلبی بینائی وتوانائی کا ایک وافر حصہ خدا نے ان کو بخشا ہے، آواز کا وہ جادو ربِ کائنات نے ان میں ودیعت رکھا ہے، جو سب کے سر چڑھ کر بولتا ہے، شاعری کی دنیا میں ان کو حافظ محمد مصطفیٰ ترنم صاحب سے جانا جاتا ہے۔ (۲) ❁

میں ترنم صاحب سے ان چار مصرعوں کے ساتھ التماس کر رہا ہوں:

رنج سے درس لے کے راحت کا ❁ تم نے ظلمت میں نور دیکھا ہے

گو کہ آنکھیں نہ تھی مگر تم نے ❁ دل کی آنکھوں سے طور دیکھا ہے

موصوف آجائیں اور بارگاہِ رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کریں!

نعت کے بعد

جو ظالم تھے ہوئے عادل اسی کے درس الفت سے

شکستہ حال مظلوموں کو خنداں کر دیا اس نے

جو کانٹے تھے انہیں پھولوں کی رعنائی عطا کر دی

جو پتھر تھے انہیں لعلِ بدخشاں کر دیا اس نے

حضرات! موصوف کی نعت، حقیقت میں ہر ایک دلِ دردمند کی آواز تھی، ترنم صاحب نعت پڑھ رہے تھے اور ہمارے وآپ کے دل سے یہ آواز آرہی تھی:

نہ دنیا کا جاہ وحشم چاہتے ہیں ❁ فقط عشقِ شاہِ اُمم چاہتے ہیں
وہ جھوٹے ہیں دعوائے عشق نبی میں ❁ جو غیروں کا نقشِ قدم چاہتے ہیں

نظامت برائے نعت ومنقبت

معزز حاضرین!

عشق ومحبت کی داستانیں آپ نے سنی ہونگی، لیلیٰ مجنوں وشیریں فرہاد کے افسانے پڑھے ہونگے اور عصر حاضر میں اسکرین کے پردے پر فرضی کہانیاں گردش کرتی بھی دیکھی ہونگی، لیکن عقیدت ومحبت کی جو مثال پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں اور آپ پر مر مٹنے والوں نے دنیا میں قائم کی ہے، وہ بے نظیر اور اپنی مثال آپ ہے۔

(۱)❁ حضور علیہ السلام کے بچے ہوئے وضو کا پانی بدن پر مل لینا، پچھنہ لگنوانے پر نکلے ہوئے خون کو پی جانا، غزوہ خندق کے موقع پر ایک سے بڑھ کر ایک کا مال و دولت حاضر خدمت کر دینا اور غار ثور میں تین دن ہتھیلی پہ جان رکھ کر سانپ کے ڈسنے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یوں ہی گزار دینا، یہ اور اس جیسے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کے ہزاروں واقعات عقیدت ومحبت کے جیتے جاگتے ثبوت ہیں۔(۲)❁

میں انہیں ان اَنفاسِ قدسیہ حضراتِ صحابہ کرامؓ کی شان میں منقبت پیش کرنے کیلئے جناب.....................کو زحمت دے رہا ہوں۔

جو بھی جلنے والے ہیں ہر گھڑی جلانا ہے
پرچم صحابہ کو عمر بھر اٹھانا ہے
سن سکو گے تم کب تک پڑھ سکوں گا میں کب تک
میرے پاس نعتوں کا ایک کارخانہ ہے

منقبت کے بعد

صحابہ سبکے سب اچھے ہیں لیکن خاص کران میں
ابو بکر و عمر عثمان و حیدر چار اچھے ہیں
نبی کی نعت ہو اور نعت میں مدحِ صحابہ ہو
وہی تو نعت اچھی ہے وہی اشعار اچھے ہیں

نظامت برائے نعت

محترم سامعین کرام!

دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر حضرات سے ہم نے یہ سنا کہ یورپ کے ایک نقّاد عیسائی نے ایک کتاب لکھی جسکا نام اس نے دی ہنڈریڈ The Hundred (یعنی ایکسو بڑی شخصیات) رکھا ،اس کتاب میں اس نے دنیا کی سو(۱۰۰) بڑی بڑی شخصیات اور باکمال افراد کو جمع کیا ہے،تو اس نے اس کتاب میں اول نمبر پر پیغمبرِ اسلام نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا ہے، پھر تیسرے نمبر پر خلیفۂ اوّل سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بیان کیا۔

(۱)۞ اس عیسائی سے جب یہ معلوم کیا گیا کہ تم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اول نمبر پہ کیوں رکھا؟ تم تو عیسائی ہو؟ تو اس نے جواب میں یہ بات کہی: کہ میں نے محمدؐ صاحب کی History اور تاریخ کا جب مطالعہ کیا،تو اس میں ایک واقعہ نے مجھے بہت متاثر کیا جسکی وجہ سے میں نے ان کو اول نمبر پہ رکھا، پھر اس نے وہ واقعہ بیان کیا:

کہ ایک مرتبہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک جگہ تشریف فرما تھے، کہ اتنے میں ایک آدمی آیا جو بڑا حیران و پریشان تھا، اس نے کہا: یارسول اللہ! صبح سے شام ہو چکی ہے، میرا بچہ غائب ہو گیا ہے، اب سورج ڈوبنے کے قریب ہے، آپ دعاء کر دیجئے! میرا بچہ مل جائے!

آپؐ نے اسکی بات سنکر ابھی ہاتھ بھی ٹھیک سے نہ اٹھائے تھے کہ یکا یک ایک آدمی نے آکر کہا کہ تیرا وہ بچہ باہر کھیل رہا ہے جا اسکو لیجا! وہ آدمی دوڑ کر جانے لگا تو آپ نے اسکو بلا لیا اور فرمایا: کہ تم اپنے بچہ کو، نام لیکر پکارنا، بیٹا کہکر نہ بلانا! پوچھا کیوں؟ تو فرمایا: اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ ان کھیلنے والے بچوں میں کوئی بچہ یتیم بھی ہو، جس نے باپ کا سایہ نہ دیکھا ہو، اگر تم اپنے بچہ کو بیٹا کہکر آواز دو گے، تو اسکے دل پر چوٹ لگے گی اور کسی کے دل پر چوٹ لگنا یہ اچھا نہیں ہے۔

تو اس عیسائی نے کہا: کہ جو نبی ایک یتیم کا اتنا خیال رکھتا ہو، میں سمجھ گیا کہ پھر وہ انسانیت کا کتنا بڑا محسن و غم خوار ہوگا، اس لئے میں نے اول نمبر پر ان کو رکھا۔ (۲) ۞

آئے دوستو! اسی محسنِ اعظم کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کیلئے............کو بلا رہا ہوں۔

کس کی مجال کہ میرے نبی کی مثال دے
پچھّم سے آج بھی کوئی سورج نکال دے
بک جائے جھونپڑی مجھے منظور ہے خدا
لیکن مدینہ جانے کا رستہ نکال دے

نعت کے بعد

لکھی نبیوں کی یوں میں نے، ثناء اوّل سے آخر تک
محمد لکھ دیا بس ہو گیا اول سے آخر تک

عالمِ بے عمل مثلِ زنبورِ بے عسل است

ترجمہ: بے عمل عالم کی مثال بغیر شہد والی مکھی کی سی ہے۔

نظامت برائے نعت

حضرات محترم! بڑی کامیابی کے ساتھ جلسہ ر مشاعرہ، آخری پڑاؤ کی طرف گامز ن ہے، میں اب آپ حضرات کے سامنے ایک ایسی خوبصورت آواز کو آواز لگانی چاہتا ہوں، جس کی آواز میں پھولوں کی مٹھاس ہے، بلبل کی چہک ہے، کویل کی کوک ہے، گلاب کی رنگت ہے، چمیلی کی نکہت ہے، چمپا کا نور، جوہی کا سرور ہے، میری مراد ہے محترم جناب............ ....صاحب

بھیڑ پروانوں کی ہے اسٹیج کے بلکل قریب
عاشقِ فخر رسولاں آیئے آجایئے!
آپ کی آمد سے ہے پورا علاقہ خوشگوار
گل فشاں و گل بداماں آیئے آجایئے!

نعت کے بعد

صلِّ علیٰ کے ذکر سے قسمت خرید لی ۞ جنت بھی مصطفیٰ کی بدولت خرید لی
میں اپنی ماں کے پاؤں دبا کر جو سو گیا ۞ آواز آئی کہ تم نے تو جنت خرید لی

نظامت برائے نعت

عزیزانِ گرامی قدر!

آج کے اجلاس میں اسٹیج پر ایک ایسے شاعر تشریف فرما ہیں جن کی شاعری بے جا واہ واہ پر نہیں، بلکہ سچی تڑپ اور عشقِ رسول کی حقیقی آہ آہ پر مشتمل ہوتی ہے، جن کے کلام میں وہ جاذبیت اور کشش ہوتی ہے کہ سننے والا متأثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

(۱)۞ ان کے کلام میں تمام ادبی خصوصیات کے ساتھ وہ سوزِ دروں ہوتا ہے، جس کی

مثال شعراء کے کلام میں بہت کم ملتی ہے، یہی وجہ ہے کہ موصوف عام شعراء کی نسبت علماء و صلحاء کے طبقہ میں مقبولیت زیادہ رکھتے ہیں، میری اس گفتگو سے شاید آپ میری مراد بھانپ رہے ہیں۔(۲)

جی ہاں میں آواز دے رہا ہوں .... سے تشریف لائے ہوئے جناب ....کو اس استقبال کے ساتھ کہ:

نزولِ رحمت حق ہے ادھر مدینہ میں ❁ بنا ہے گنبدِ خضریٰ جدھر مدینہ میں
اِدھر زباں سے نکلی اُدھر قبول ہوتی ہے ❁ دعا میں ہوتا ہے اتنا اثر مدینہ میں

مائیک پر محترم جناب ....

نعت کے بعد

بے زبانوں کو بخشی زباں آپ نے ❁ سنگ ریزوں نے کلمہ پڑھا آپ کا
مرحبا، مرحبا، مرتبہ آپ کا ❁ عرش اعظم پہ ہے نقشِ پا آپ کا

حضرات!............اپنی نعت ختم کر کے چلے گئے اور آپ کے دل کو یہ سوچنے پر مجبور کر گئے کہ:

گنگناتا ہوا یہ کون چمن سے گزرا
ہر کلی مائلِ گفتار نظر آتی ہے

﴿نصیحت﴾

عالمِ ناپرہیزگار کورِ مشعلہ دار ست، یُھْدیٰ بِہٖ وَھُوَ لَا یَھْتَدِیْ

ترجمہ: بے عمل عالم ہاتھ میں چراغ رکھنے والے اندھے کی طرح ہے کہ دیگر لوگ تو اس کے ذریعہ صحیح راستہ پالیتے ہیں مگر وہ خود صحیح راستہ نہیں پاتا۔

نظامت برائے نعت

حضرات گرامی!

آپ کے دلوں کی دھڑکنیں اتنی تیز ہوتی جارہی ہیں کہ ان کی کھٹک میرے دل میں بھی محسوس ہورہی ہیں، آپ کے ماتھے پہ ابھرنے والی شکن مجھ سے آپ کی وکالت کرتے ہوئے یہ کہہ رہی ہیکہ:

چارہ گر اُس کو بلا کیوں نہیں دیتے
جو دوا دل کی ہے، وہ دوا کیوں نہیں دیتے

تو لیجئے! میں ایک ایسے شاعر کو آپ کے حضور پیش کرنا چاہتا ہوں، جسکی شاعری سے حضرت حسانؓ کے لہجہ کی یاد تازہ ہوجاتی ہے اور شیخ سعدی کے والہانہ انداز کا تصور زندہ ہوجاتا ہے، جسکی آواز اعظم گڑھ[1] کے مشہور ادبی اور تہذیبی شہر سے نکل کر اتر پردیش ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے کونے کونے پر بغیر موبائل و انٹرنیٹ کے پہنچ چکی ہے اور جو آہستہ آہستہ شہرت کی ان بلندیوں پر چڑھ رہا ہے، جہاں پہ پہونچنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی، جسکے شناسا، نا آشناؤں سے زیادہ ہوگئے ہیں۔

میں ان چار مصرعوں سے استقبال کے ساتھ ان کو زحمت دے رہا ہوں۔

وہ جنکے نام کا چرچا ہر ایک جہان میں ہے
انہیں کی نعت کی خوشبو میری زبان میں ہے
کہاں یہ بات مدینہ کے سب مکانوں میں
جو بات حضرت حسان کے مکان میں ہے

مائیک پر جناب..........صاحب۔

---

[1] شاعر جہاں کا رہنے والا ہو وہاں کا نام لیا جائے۔

آپ ان کا استقبال کیجئے! نعرہ لگا کر موصوف کو اپنی بیداری کا ثبوت دیجئے اور بتلایئے کہ ہم بہت دیر تک آپ کو سننا چاہتے ہیں۔

کھڑی ہیں دست بستہ خوشبوئیں پھولوں کی پلکوں پر
کسی کا جیسے نعت پاک پڑھنے کا ارادہ ہے

نعت کے بعد

آفتاب آئے تو دروازہ کے باہر بیٹھے ❁ ماہتاب آئے تو دیوار سے لگ کر بیٹھے
اللہ اللہ میرے محبوب کی روشنی کا شرف ❁ آسماں بھی گر آئے تو زمیں پر بیٹھے

نظامت برائے نعت

محترم حضرات!

نعت پڑھنے کو تو بہت سے لوگ پڑھ لیتے ہیں، مگر نعتیہ اشعار کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھ کر اپنے جذبات کی روانی میں نعت کہنا، یہ صرف چند شاعروں کا حصہ ہوتا ہے۔

نعت گوئی دراصل ایک بڑا مشکل فن ہے کیونکہ اس میں شانِ اُلوہیت اور عظمتِ رسالت دونوں کا پاس ولحاظ رکھنا پڑتا ہے، کسی کہنے والے نے اسی لئے کہا ہے:

ہر ہر قدم پر ضروری ہے یہاں احتیاط
عشق بتاں نہیں ہے یہ عشق رسول ہے

تو آیئے! میں ایک ایسے ہی نعت خواں کی دہلیز پر قدم رکھنے کی جسارت کر رہا ہوں

(۱) ❁ جس کے کلام سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے کلام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، اور جس کے انداز سے شیخ سعدی کے والہانہ انداز کا تصور رہو جاتا ہے، جس کی ادبی شخصیت تعارف کی محتاج نہیں، جس کی نعتیں پاکیزہ اور فصاحت و بلاغت سے لبریز ہوتی ہیں، جن کے دلکش اور مترنم کلام کو سن کر اصحابِ ذوق اور شائقین شعر و ادب، خوب خراجِ تحسین

پیش کرتے ہیں۔(۲)❁

میں بہت ہی ادب کے ساتھ محترم جناب .... سے ملتمس ہو رہا ہوں اس استقبال کے ساتھ کہ:

حرف کو لفظ کو جملوں کو جلا دی ہم نے
ان سے منسوب خیالوں کو دعاء دی ہم نے
کہہ کے کچھ نعت کے اشعار بنامِ احمد
شاعری جا تیری توقیر بڑھا دی ہم نے (نوآز)

موصوف آکر سرورِکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گلہائے عقیدت پیش کریں!

نعت کے بعد

جس خواب میں ہو جائے دیدارِ نبی حاصل
اے عشق کبھی ہم کو بھی وہ نیند سلا دے!

آپ تھے جناب .... جو اپنی مترنم آواز کے ساتھ گلہائے عقیدت پیش کررہے تھے۔

نظامت برائے نعت

حضرات گرامی! ماحول دیجئے! اطمینان رکھئے! پرسکون ہو جایئے!

دوستو! دنیا میں یوں تو عقیدت ومحبت کی دنیا آباد کرنے والے بہت سے گزرے ہیں اور آج بھی ہیں، لیکن ایک پرندہ ''ہدہد،، جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط اپنی چونچ میں دبا کر ''ملک سبا کی'' شہزادی کو روشن دان سے پیش کرتا ہے، تو اس وقت عقیدت کی ایک انوکھی داستان وجود میں آجاتی ہے۔

(۱)❁ اسی طرح پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں جب

ایک کبوتری غارِ ثور کے باب پر انڈے دیتی ہے، تو عشق کے ایک نئے باب کا اضافہ ہوتا ہے، اور جب ایک مکڑی منٹوں سکنڈوں میں وہاںپر جالا بُن دیتی ہے تو محبت کا مُحَیّر العقول نمونہ سامنے آتا ہے۔(۲)

آیئے حضرات! ایک ایسے ہی عاشق رسول سے گزارش کر لی جائے جو عشق و محبتِ رسول کو اپنے اشعار میں پیش کرنے کا ہنر جانتا ہے، سلیقہ رکھتا ہے۔

میں ملتمس ہوا چاہتا ہوں محترم جناب .... سے

باادب پھر ادب کا مقام آرہا ہے ❁ محمد کا پھر ایک غلام آرہا ہے
فدا جسکی آواز پر ہے زمانہ ❁ وہی عاشقِ ذی سلام آرہا ہے

نعت کے بعد

پیاسے رہو گے ساقیِ کوثر کو چھوڑ کر ❁ پی جاؤ چاہے سات سمندر نچوڑ کر
کتنا بلند ہو گیا مٹی کا آدمی ❁ رشتہ رسولِ پاک کے قدموں سے جوڑ کر

نظامت برائے نعت

معزز حاضرین!

نعتیہ شاعری اپنے آپ میں عشق بھی ہے اور مشک بھی، اس لئے نعت کا شاعر ایک طرف رسول اکرم ﷺ کے عشق و محبت سے لبریز ہوتا ہے، تو دوسری طرف آپ کے اخلاق و مروّت کی خوشبو سے زمانہ بھر کو معطر بھی کرتا ہے، نعت کے شاعر کے مقدر میں سیرت نبوی کی روشنی پھیلانا اور نورِ نبوت کو باٹنا آتا ہے، گویا کہ نعتیہ شاعر پیغمبر اسلام کا پیامبر ہوتا ہے، لہٰذا اسکو مکتب کی کرامت سے کہیں زیادہ فیضانِ نظر کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

بڑی نیک بختی اور خوش قسمتی ہے آپکی اور ہماری، کہ آج ہمارے بیچ ایک ایسا شاعر موجود ہے، جس نے مکتب کی کرامت سے بھی ایک وافر حصہ پایا ہے اور کتنے ہی اہلِ نظر کا ان پر

فیضان بھی ہوا ہے۔

اس سے پہلے کہ میں ان کو آواز دوں آپ حضرات یہ چار مصرعے سماعت فرمالیں!

سنت کی اتباع ہی تو حُبِّ رسول ہے
سنت بغیر خلد کے خواہش فضول ہے
سنت پہ چلنا اس لئے لازم اصول ہے
سنت کا راستہ ہی اطیعوا الرسول ہے (نیر)

میں گزارش کررہا ہوں.................. سے تشریف لائے ہوئے مہمان شاعر جناب .... سے، وہ آجائیں اور اپنے نعت ومنقبت کے کلام سے سامعین کو محظوظ فرمائیں!

نعت کے بعد

کچھ نہیں لفظوں میں صداقت کے بغیر ۞ تلوار سے کیا ہوگا شجاعت کے بغیر
ایمان کی تکمیل کا امکان نہیں ہے ۞ سرکار مدینہ سے محبت کے بغیر

نظامت برائے نعت

حضرات گرامی! آپ بڑی بے صبری سے جس ذات کا انتظار کررہے ہیں، میں اسکو بخوبی محسوس کررہا ہوں اور سمجھ رہا ہوں۔

سب لوگ جدھر وہ ہیں ادھر دیکھ رہے ہیں
ہم دیکھنے والوں کی نظر دیکھ رہے ہیں

آپ محبت بھری نظروں سے جن کو دیکھ رہے ہیں، بس عنقریب اور کچھ ہی لمحات میں وہ آپ کے سامنے آیا چاہتے ہیں، پھر تو آپ ہونگے وہ ہونگے اور یہ مائک ہوگا، میں درمیان سے بلکل ہٹ جاؤں گا۔

لیکن دوستو! یاد رکھیں! ناظم (اِجلاس رمشاعرہ) کی حیثیت ایک مُعبِّرِ محض اور خا

لص سفیر کی ہوتی ہے، پروگرام کی فہرست انتظامیہ کی طرف سے جیسی ملتی ہے، اسکوایسے ہی چلا نا، ناظم کی ذمہ داری ہوتی ہے، اس لئے آپ معمولی سا صبر اور کیجئے! آپ کے منظورِ نظر سے پہلے صرف اور صرف ایک/دو، حضرات اور باقی ہیں۔

تو میں گزارش کر رہا ہوں جناب .... سے وہ آئیں اور اپنی نعت ومنقبت کے کلام سے سامعین کی تشنگی کو دور فرمائیں!

تجھے سلام تیرے خاندان کو سلام ❁ جو تیرا ذکر کرے اس زبان کو سلام
نبی کے ذکر کی خوشبو یہیں سے آتی تھی ❁ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کو سلام

نعت کے بعد

وہ دانائے سُبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبا رِ را ہ کو بخشا فر و غِ وا د ئ سینا
نگا ہِ عشق و مستی میں و ہی ا و ل ، و ہی آ خر
و ہی قر آ ں ، و ہی فر قا ں ، و ہی یٰسیں ، و ہی طٰحٰہ (اقبال)

نظامت برائے نعت

گرامی قدر حضرات!

شاعری کی زبان میں عشق ومحبت، گل وبلبل اور شمع وپروانہ کی گفتگو کرنا تو آسان سی چیز ہے، لیکن بارگاہِ رسالت میں شاعری کی زبان میں کچھ لے کر حاضر ہونا بڑا مشکل کام ہے۔

(۱)❁ نعتیہ شاعری دراصل دودھاری تلوار کے بیچ چلنے کے مترادف ہے، توحید ورسالت کے فرق کو باقی رکھ کر نعتیہ شاعری ایک مشکل ترین فن ہے، اس میں شاعر اگر کچھ آگے بڑھتا ہے تو بھی اس کی خیر نہیں اور پیچھے ہٹتا ہے تو ایمان خطرہ میں نظر آتا ہے۔(۲)❁

لیکن آج ایک ایسا شاعر جو نہایت دانشمندی کے ساتھ خطرناک حدوں کو کامیابی سے

عبور کر لیتا ہے ہمارے بیچ اسٹیج پر براجمان ہے، کہنہ مشق شاعر، بچپنے سے شاعری کا ذوق رکھنے والے جناب ....صاحب

(۱)۞ تو آیئے! ہم ان سے استفادہ کرلیں! ان کا منظوم کلام یقیناً ہمارے احساسات کو جگائے گا، ہماری روح کو تازگی بخشے گا، قلب کو پاکیزگی دے گا۔(۲)۞

میں اس تمہید کے ساتھ موصوف شاعر کو زحمتِ سخن دے رہا ہوں:

جرأتِ مدحِ نبی کر تو رہا ہوں لیکن ۞ حرفِ اظہار میں تاثیر کہاں سے لاؤں

پیکرِ نور کو الفاظ میں ڈھالوں کیسے ۞ حرفِ قرآن کی تفسیر کہاں سے لاؤں

موصوف تشریف لائیں اور اپنے منظوم کلام سے سامعین کے قلوب کو منور و مجلّٰی فرمائیں!

نعت کے بعد

چمکتا رہے تیرے روضہ کا منظر ۞ سلامت رہے تیرے روضہ کی جالی

ہمیں بھی عطاء ہو وہ شوقِ ابوذد ۞ ہمیں بھی عطاء ہو وہ جذب بلالی

آپ تھے جناب ....صاحب

شگفتہ مزاج شاعر شگفتگی دکھا کر چلے گئے
لطفِ بہار بن کے دل کو لبھا کر چلے گئے

نظامت برائے نعت

(۱)۞ مجھے کیا علم کیا تم ہو خدا جانے کہ کیا تم ہو

بس اتنا جانتا ہوں محترم بعد از خدا تم ہو

زمانہ جانتا ہے صاحبِ لولاکما تم ہو

جہاں کی ابتداء تم ہو جہاں کی انتہاء تم ہو(۲)۞

آیئے حضرات! ایک اور شاعر کو میں آپ کے روبرو کر رہا ہوں، آواز و ترنم کے ایسے

فنکار کو پیش کر رہا ہوں کہ جس نے ضلع .... کی نمائندگی صرف اتر پردیش ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے کونہ کونہ پر کی ہے، جنہوں نے اپنی مسحور کن آواز سے زمانہ بھر کو گرویدہ بنایا ہے، میری مراد ہے جناب................ سے۔

محترم تشریف لاکر گلہائے عقیدت نچھاور کریں!

ایمان اس کا رب نے کسوٹی بنا دیا ۞ گلزار مصطفیٰ میں مہکتا جو پھول ہے
امت کی رہنمائی کا تمغہ انہیں ملا ۞ جن کے دلوں میں جذبۂ حبِّ رسول ہے
(نیر)

اور جو خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ نے کہا تھا وہی میں آپ حضرات سے بھی کہنا چاہتا ہوں:

غزل پڑھنے کو وہ مجذوب بے تابانہ آتا ہے
سنبھل بیٹھو، سنبھل بیٹھو کہ اب دیوانہ آتا ہے (مجذوب)

نعت کے بعد

نبی کے پاؤں کے تلوے سے جب لگا پانی ۞ لگا کہ کوثر و تسنیم بن گیا پانی
میرا بھی ایسا کبھی خواب ہی میں ہو جاتا ۞ حضور کرتے وضو اور میں ڈالتا پانی
اس کے بعد یہ فرماتے مصطفیٰ ارشاد ۞ نصیر لیجا ! یہ ہے میرا بچا ہوا پانی[1]
(نصیر بنارسی)

اِلْعِلْمُ لَا يُعْطِيْكَ بَعْضَهٗ حَتّٰى تُعْطِيَهٗ كُلَّكَ

ترجمہ: علم تم کو اپنا ایک حصہ بھی تب تک نہیں دیگا جب تک کہ تم اپنے آپ کو مکمل طور پر اس کے حوالہ نہ کردو۔

---

[1] ہم نے یہ ترمیم کی ہے ''نصیر پی جا یہ وضو کا بچا ہوا پانی''

نظامت برائے صلوۃ وسلام

حضراتِ محترم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا پر اتنے احسانات ہیں کہ اگر یہ دنیا ان احسانات کا بدلہ چکانے پر آئے تو ہرگز نہیں چکا سکتی، اسی لئے زمانۂ نبوت ہی سے آپ کی تعریف وتوصیف اور آپ پر صلوۃ وسلام کا سلسلہ چلا آرہا ہے اور بعض موقعوں پر رسالت مآب ﷺ نے اظہارِ مسرّت کے ساتھ ساتھ ہدیہ وتحفہ سے بھی نوازا ہے۔

اسی طرح ماضی قریب میں ہمارے اکابر بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گلہائے عقیدت ومحبت پیش فرماتے رہے ہیں، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ، حضرت قاری صدیق صاحب باندویؒ، یہ وہ مشہور اسلاف ہیں جنکی نعت ومنقبت اور صلوۃ وسلام بڑے مقبولِ عام وخاص ہوئے ہیں۔

انہیں اسلاف میں سے ایک بزرگ حضرت ....صاحب کی نعت/سلام محترم جناب ....بڑے عاشقانہ انداز میں مست ہوکر پڑھتے ہیں،

تو میں موصوف سے عرض گزار ہوں کہ حضرت ....صاحب کی نعت/سلام پیش فرمائیں!۔

سلام اس پر کہ جو زخمی ہوا طائف کی گلیوں میں
سلام اس پر کہ جس کا حسن ہے پھولوں کی کلیوں میں
سلام اس پر کہ جس نے نارِ دوزخ سے بچایا ہے
سلام اس پر کہ جو عالم کے لئے رحمت کا سایہ ہے

طالب علم کے لئے خانگی امور میں باپ مقدم ہے جبکہ تعلیمی امور میں استاذ

سلام کے بعد

گلی کوچے ہیں اچھے سب درو دیوار اچھے ہیں
مدینہ کی مساجد گنبد و مینار اچھے ہیں
ثمر اچھے ہیں گل اچھے ہیں برگ وخار اچھے ہیں
غرض طیبہ کے سب دشت وجبل گلزار اچھے ہیں

نظامت برائے خطابت

(برموضوع عظمت صحابہ)

(۱) ماحول سے مایوس، دنیا خود بنا اپنی
دلوں میں حوصلہ، اور حوصلوں میں جان پیدا کر
ضرورت ہے ماضی کی طرح ہو روشن مستقبل
کوئی بوزر د، کوئی خالد، کوئی سلمان پیدا کر (۲)

عاشقانِ رسول!

عرب کی سرزمین پر اسلام کی پَو پھٹنے سے پہلے قریب ہی تھا، کہ جہالت کی گھٹا سے آتشِ ماتم برس پڑے اور پوری دنیا خاکستر ہو جائے، تب ہی سرکار مدینہ ﷺ نے اپنی بعثت سے انسانیت کی شیرازہ بندی کی اور عشق ومحبت کا وہ دیا روشن کیا، جس نے دلوں کی دنیا بدل ڈالی، جبر و استبداد کے ہیولیٰ کو اکھاڑ کر اُخوت و بھائی چارگی کا وہ بارآور درخت لگایا، جس کے سایہ میں صحابہ جیسی جماعت پروان چڑھی۔

(۱) جنھوں نے اپنے آبائی دین وشریعت سے بغاوت کر کے مصائب وآلام کو اختیار کیا، جن کے شب وروز، صبح وشام کلفتوں کے جھمیلوں اور رنج وغم کے طوفان میں محض اطاعتِ رسول ﷺ کی خاطر گزرے، بدر واُحد اور خندق وتبوک کے میدان میں جنھوں نے خوں

میں نہا کر جاںنثاری کا وہ سچا ثبوت ونمونہ پیش کیا جس کی مثال یہ دنیا رہتی دنیا تک پیش نہیں کر سکتی۔ (۲)

تو آیئے! انہیں انفاسِ قدسیہ پر روشنی ڈالنے کے لئے ایک ایسے خطیب کے در پر دستک دے رہا ہوں، جن کی شخصیت قابلِ رشک ہے، جن کا اندازِ تخاطب لائق قدر ہے، جن کے نشیب وفراز قابل فہم ہیں۔ میری مراد ہے محترم جناب..............صاحب سے۔

میں اس تمہید کے ساتھ موصوف سے درخواست گزار ہوں کہ:

اصحاب کا طریقہ بھی راہِ نجات ہے
یہ بات بھی تو میرے نبی ہی کی بات ہے
نقشِ قدم پہ ان کے چلیں آؤ دوستو!
وہ کہکشاں ہیں دنیا اندھیروں کی رات ہے (نیّر)

موصوف تشریف لائیں اور اپنے مواعظِ حسنہ سے ہم سب کو مستفیض فرمائیں!

تقریر کے بعد

اصحابی کا لنجوم کا مژدہ جنہیں ملا
امت کی رہنمائی کا تمغہ انہیں ملا
راضی خدا سے وہ ہوئے ان سے ہوا خدا
خلدِ بریں کا راستہ ان سے ہمیں ملا (نیّر)

آپ تھے جناب .... جو نہایت ہی فصیح و بلیغ انداز میں بڑی قیمتی اور مفید باتیں بیان فرمارہے تھے، اللہ ہم کو ان پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے آمین!

نصیحت

استاذ کی خدمت سے علم میں برکت ہوتی ہے اور ماں باپ کی خدمت سے عمر میں

نظامت برائے خطابت

(بر موضوع شب برات وغیرہ)

حضرات گرامی!

(۱)۞ آج جب کہ عقیدہ اور فکر کی راہ سے مخالفینِ اسلام نے بے شمار غلط فہمیاں اسلام میں پیدا کر دی ہیں، خاص طور سے سیدھے سادے مسلمان اور دینی تعلیم سے دور حضرات کے ذہن میں بہت سی وہ باتیں بٹھا دیں، جن کا اسلام و دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں، تو سخت ضرورت ہے کہ اسلام کی صحیح تصویر امت کے سامنے پیش کی جائے اور حق و باطل کو الگ الگ کیا جائے، تاکہ پھر صحیح اور غلط میں امتیاز ہو سکے، کھرے کھوٹے کا پتہ چل جائے اور امت کے لئے جنت کے راستہ پر چلنا آسان ہو جائے چنانچہ: (۲)۞

آنے والی شبِ برات کے تعلق سے عقائد فاسدہ کو واضح کرنے کے لئے ایک ایسے خطیب کو آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا ہوں، جن کو قدرت نے لب و لہجہ کا ایک فطری ملکہ اور بانکپن عطاء کیا ہے، میری مراد حضرت مولانا..................صاحب سے ہے۔

میں موصوف کو اسی استقبال کے ساتھ زحمت دوں گا کہ:

دعوت و تبلیغ کا اک واعظِ شیریں بیاں
کارزارِ حق و باطل ہو تو اک مردِ نو جواں
تو نے کتنے خشک ویرانوں کو جل تھل کر دیا
کتنے سینوں میں ہے تو نے بھر دیا آہ و فغاں

موصوف مسند خطابت پر تشریف لائیں اور سامعین کو محظوظ فرمائیں۔

بعد تقریر

آنکھوں میں بس کے دل میں سما کر چلے گئے
خوابیدہ زندگی تھی جگا کر چلے گئے

نظامت برائے خطابت

(بموضوع اصلاحِ معاشرہ)

عزیزانِ گرامی!

(۱) ❁ مسلم سماج کی بگڑی ہوئی صورتِ حال نے ہمیں ذلت ورسوائی کی گہری غار میں پھینک دیا ہے، ہماری تہذیب یہودیوں کی سی، ہمارا سماج ہندوؤں جیسا، اور ہمارا تمدن مجوسیوں کی طرح ہو چکا ہے، ہمارا مکان منکرات کا مرکز، ہماری دوکان عیاشیوں کا اڈہ بن گئی ہیں، قرآن کی جگہ ٹی، وی اور وی، سی، آر وغیرہ نے لے لی ہے۔ ان تمام پہلوؤں پر ضیا پاشی اور ان کے تصفیہ کے لئے (۲ ❁

میں ایک ایسے مقرر کو مدعو کرنا چاہتا ہوں جو اپنے معاصرین میں امتیازی شان رکھتے ہیں، جن پر قوم وملت کو فخر ہے، جن کی شعلہ بیانی اور ولولہ انگیزی سے حرارتِ ایمانی میں اضافہ ہوتا ہے، جنہوں نے خداداد صلاحیت سے ملک کے چپہ چپہ پر نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ مذہب اسلام کو متعارف کروایا ہے، میری مراد جناب.................. سے ہے۔

میں موصوف کو اس تمہید کے ساتھ مدعو کروں گا:

اس چمن کی ہر گھڑی کو آباد رکھا جائیگا ❁ اب دلِ ناشاد کو بھی شاد رکھا جائیگا
آنیوالی نسل بھی نہ بھول پائیگی اسے ❁ آج کا جلسہ ہمیشہ یاد رکھا جائیگا

تقریر کے بعد

بڑے غور سے سن رہا تھا زمانہ
تمہیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

آپ تھے جناب........... جو بگڑے ہوئے مسلم سماج اور اس کے تصفیہ کی تصویر کشی کر رہے تھے۔

نظامت برائے خطابت

بموقع: حالاتِ حاضرہ

حضرات محترم! ہندوستان کی آزادی کو......سال بیت چکے ہیں مگر ہمارے بزرگو ں کے خوابات شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے۔

ہمارے اسلاف نے جنگ آزادی اس لئے لڑی تھی کہ ہماری نسلیں چین وسکون سے جی سکیں گی، لیکن فرقہ پرست عناصر کی طرف سے آئے دن ہم کو ہراساں و پریشاں کیا جاتا رہتا ہے، کبھی بابری مسجد کی شہادت تو کبھی گجرات میں ہماری ماں بہنوں کی عصمت دری، کبھی میرٹھ ومرادآباد کی آگ تو کبھی بھاگلپور کا فساد، کبھی یکساں سِول کوڈ تو کبھی وندے ماترم کا راگ، غرض نئے نئے انداز سے اقلیتوں کو پریشان کر کے ان کو خوف و دہشت میں مبتلا کرنے کی ناپاک کوششیں کی جارہی ہیں اور یہ باور کرایا جارہا ہے کہ یہ ملک صرف ہمارا ہے تمہارا نہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے،

نہ تیرا ہے نہ میرا ہے یہ ہندوستان سب کا ہے
نہیں سمجھی گئی یہ بات تو نقصان سب کا ہے
جو اس میں مل گئیں ندیاں وہ دکھلائی نہیں دیتیں
مہاساگر بنانے میں مگر احسان سب کا ہے (ادے پرتاپ سنگھ)

میں عرض گزار ہوں اس موقع پر محترم جناب.................. صاحب سے، آپ تشریف لائیں اور اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں!

میں چاہتا ہوں نظام کہن بدل ڈالوں ۞ مگر اکیلے فقط میرے بس کی بات نہیں
اٹھو اٹھو میری دنیا کے عام انسانوں ۞ یہ کام سب کا ہے دو چار شخص کی بات نہیں

نصیحت: دل خوش ہو تو خود بخود دعا نکلتی ہے کہنے کی ضرورت نہیں۔

تقریر کے بعد

آسان منزلیں ہیں اگر چل پڑے کوئی
دشوار راستے ہیں اگر سوچتا رہے

نظامت برائے خطابت

(بموضوع مجاہدین آزادی)

(۱)۞ اے شہیدان وطن ، بے مثل معمارِ وطن
تم نے اونچا کردیا، دے کے لہو معیارِ وطن
لو وطن کے ذرے ذرے سے مبارکبادیاں
اے فدایانِ وطن ،تم ہو وفادارِ وطن (۲)۞

عزیزانِ گرامی! مادرِوطن ہندوستان آج سے تقریباً.............. پہلے غلام تھا، ہمارے بزرگوں اور سورماؤں نے انگریز کے چُنگل سے اس کو آزاد کرایا،اس کی ازادی میں ہر مذہب وملت کے لوگ شانہ بشانہ شامل رہے،سب کی کوشش اورقربانیوں کے نتیجہ میں ہم کو یہ آزادی ملی ہے، ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم جشن آزادی کے موقع پر اپنے بزرگوں اور مہاپُرشوں کو ضرور یاد کیا کریں، کیونکہ جو قوم ماضی کو بھول کر مستقبل کا سفر کرتی ہے وہ ہرگز ہرگز منزل پر نہیں پہونچتی بلکہ بھٹک جاتی ہے۔

تو آیئے! انہیں اسلاف واکابرینِ حُریت کو یاد کرنے کے لئے میں آواز دے رہا ہوں فنِ خطابت کے اس شہسوار کو جو سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کے مجمع کو اپنی خطابت سے سنجیدگی بخشتا ہے،روح کو تازگی دیتا ہے،قلب کو پاکیزگی عطاء کرتا ہے۔

میں درخواست کرر ہا ہوں مولانا................صاحب سے کہ تشریف لائیں اورحُریت کے متوالوں کا ذکرِ خیر فرمائیں! موصوف کی نذر یہ شعر کرتا ہوں۔

مقررِ عظم آتا ہے جانِ لطفِ عمیم آتا ہے
اہل محفل کو شادماں کرنے فکروفن کا شمیم آتا ہے

تقریر کے بعد

بڑی مدت میں بھیجتا ہے ساقی ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستورِ میخانہ

نظامت برائے خطابت

بموقعہ: تحفظ جمہوریت کانفرس

برادران ملت! آج امتِ مسلمہ عالمی پیانہ پر حیران و پریشان ہے، یہودیت کا اژدھا اس کو ڈسنے کو تیار بیٹھا ہوا ہے، نصرانیت کا بھیڑیا اس کو نگلنے کی کوشش میں ہے، کفر و شرک کا فرعون اسکا پیچھا کررہا ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ کوئی مسیحا و موسیٰ، نہ اب نظر آرہا ہے اور نہ مستقبل میں توقع ہے، ایسے پُر آشوب و پُر خطر اور پُر فتن دور میں ایک آواز تو یہ آتی ہے کہ:

جو ہو رہا ہے اُسے دیکھتے رہو چپ چاپ
یہی سکون سے جینے کی ایک صورت ہے

لیکن مجھے اور شاید آپ کو بھی اس سے اتفاق نہیں ہے، کیونکہ ظالم کے سامنے چپ رہنا یہ خود اپنے آپ پر ظلم کرنا ہے، نمرود و فرعون کے سامنے خاموشی مَرادنگی نہیں بلکہ مُردنی کی علامت ہے اور یہ سکون سے جینے کی صورت ہرگز نہیں، بلکہ بے چینی اور کرب و اضطراب میں اضافہ کا باعث ہے، اس لئے اگر جینا ہے، زندہ رہنا ہے، تو بولنا پڑے گا، آواز اٹھانی ہوگی، آگے آنا ہوگا، آئین و قانون کے دائرے میں رہ کر غلط کو غلط کہنا ہوگا، کیونکہ جو بولتے نہیں وہ صفحۂ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اور تاریخ ان کو فراموش کرڈالتی ہے:

میں اس لئے زندہ ہوں کہ میں بول رہا ہوں
دنیا کسی گونگے کی کہانی نہیں لکھتی

آیئے! میں ایسے ہی ایک مردِ آہن، ذی عزم، صاحب حوصلہ شخص سے گزارش کرنے جا رہا ہوں، جو بڑی بے باکی سے بولتا ہے، بے خوفی سے گفتگو کرتا ہے، جوانمردی و بہادری اسکی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے، شجاعت و دلیری اس کے خمیر میں گوندھی ہوئی ہے۔

یہ نام ہے جناب..............................کا۔

محترم تشریف لائیں اور اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں!

عُقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں
نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں (اقبال)

تقریر کے بعد

جلتے گھر کو دیکھنے والو پھونس کا چھپر آپ کا ہے
آگ کے پیچھے تیز ہوا ہے آگے مقدر آپ کا ہے
اس کے قتل پہ میں بھی چپ تھا میرا نمبر اب آیا
میرے قتل پہ آپ بھی چپ ہیں اگلا نمبر آپ کا ہے (نواز)

نصیحت

ہے وہ عاقل جو کہ آغاز میں سوچے انجام
ورنہ ناداں بھی سمجھ جاتا ہے کھوتے کھوتے

نظامت برائے جشن یومِ آزادی

(15 راگست)

بہا کر خونِ دل بدلا ہے رنگِ گلستاں ہم نے
سکھائی عندلیبوں کو نئی طرزِ فغاں ہم نے
بہت تاخیر سے اغیار رستہ میں ملے آکر
بڑھایا تھا اکیلے سوئے منزل کارواں ہم نے

(ابوالوفا شاہجہاں پوری)

معزّز حاضرین!

آج کا دن ہندوستان کی تاریخ کا وہ سنہرا دن ہے جس میں انگریز ظالم کے پنجۂ استبداد سے اس ملک کو آزادی نصیب ہوئی، ۱۹۴۷ء میں آج ہی کے دن انگریز کو ہمارے سورماؤں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہونا پڑا، ہمارے اکابر نے جہدِ مسلسل اور سعیِ پیہم کے ذریعہ انگریز کی غلامی سے ملک کو خَلاصی دلائی۔

(۱) ساتھیو! یہ ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ انگریز کے خلاف جنگ آزادی کا بگل بجانے والے سب سے پہلے صرف اور صرف ہمارے علماء کرام تھے، لیکن اکیلے کامیابی نہ ملنے کی وجہ سے برادرانِ وطن کو ساتھ لیا گیا اور ساتھ ملکر جنگ آزادی لڑنے کا فیصلہ کیا گیا، مگر افسوس صد افسوس کہ آزادی کی تاریخ سے ہمارے اکابر کو کھرچنے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے اور ان کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔(۲)

تو آیئے! آج کے اس جشن آزادی کے موقع پر میں گزارش کر رہا ہوں جناب .... سے آپ تشریف لائیں! اور ”ہندوستان کی آزادی میں مسلمانوں کا کردار“ کے موضوع پر اظہار خیال فرمائیں!

ہم لوگ بھی زندہ ہیں ذرا بول کے دیکھو ❁ خاموش کتابیں ہیں ذرا کھول کے دیکھو
اچھے نظر آئیں گے ہر حال میں تم کو ❁ آنکھوں سے تعصب کی گرہ کھول کے دیکھو

تقریر کے بعد

عجیب الجھن میں مبتلا ہیں یہ لوگ سب آن بان والے
بہت ہی پستی میں رہ رہے ہیں بہت سے اونچے مکان والے
یہیں پہ شکتی بھی ، شانتی بھی ، یہیں اہنسا کی روشنی بھی
اسی لئے تو بلند تر ہیں جہاں میں ہندوستان والے (انور)

آپ تھے جناب حضرت ....صاحب دامت برکاتہم جو حالات حاضرہ پر روشنی ڈال رہے تھے۔

نظامت برائے جشن یومِ آزادی

(15/اگست)

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اسکی یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

حضراتِ محترم! ہندوستان کی تاریخ میں دو دن بڑی اہمیت کے حامل ہیں ایک 15/اگست، دوسرے 26/جنوری۔

15/اگست 1947ء کو ہندوستان آزاد ہوا، اور 26/جنوری 1950ء کو ہندوستان کا آئین وسنویدھان نافذ کیا گیا، ان دونوں دنوں میں ہندوستانی قوم جشن مناتی ہے، خوشی کے گیت گاتی ہے اور شادمانی ومسرت کے ترانے گائے جاتے ہیں، ترنگا لہرایا جاتا ہے،

(۱) آج 15/اگست .... ہے، ہمارے اس ملک کو آزاد ہوئے ....سال گزر چکے ہیں، ہمارے بزرگوں نے اس دیش کو آزاد کرانے کی خاطر کیسی

کیسی قربانیاں دیں؟ کتنی مصیبت اور مشقتوں کا سامنا کیا؟ اور کیسے کیسے صبر آزما حالات کو جھیلا؟ آج کے دن ان کو یاد کیا جاتا ہے، جنگ آزادی میں شہید ہونے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا ہے، اور یہ ہمارے لئے ضروری ہے کیونکہ جو قوم اپنے اکابر و اسلاف کو بھول جاتی ہے تو وہ صفحۂ تاریخ سے مٹ جاتی ہے، (۲)

تو آیئے! آج کے اس جشن آزادی کے موقع پر میں گزارش کر رہا ہوں جناب .... سے آپ تشریف لائیں! اور ''ہندوستان کی آزادی میں علماء کا کردار'' کے موضوع پر اظہار خیال فرمائیں!

ہر شخص عقیدت سے نہ جھک جائے تو کہنا ۞ باتوں میں محبت کا شہد گھول کے دیکھو
پر کھے ہوئے موتی ہیں زمانہ کو پتہ ہے ۞ ایسا کر و مٹی میں ہمیں رول کے دیکھو

تقریر کے بعد

ہماری سادہ لوحی پر زمانہ محوِ حیرت ہے
بہارِ گلستاں کر دی نصیبِ دشمناں ہم نے
وہی کرتے ہیں عارف آج بیرونِ چمن ہم کو
چمن میں جن کی خاطر کیں چمن آرائیاں ہم نے

﴿دعاء﴾

می نگویم کہ طاعتم بپذیر ☆ قلمِ عفو بر گناہم کش

ترجمہ : میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ تو میری عبادت کو قبول کر لے! بلکہ میں تو بس یہ کہتا ہوں کہ تو میرے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دے!

نظامت برائے جشنِ یوم جمہوریہ

(26 /جنوری)

عزیزانِ گرامی! آج یوم جمہوریہ یعنی 26 /جنوری ہے، ہندوستان کی آزادی کے تقریباً ۲/سال ۵/ماہ ۱۱/ دن بعد 26 /جنوری ۱۹۵۰ء کو اس ملک کا دستور اور سنویدھان نافذ کیا گیا، بھیم راؤ امبیڈکر کی سربراہی میں دستور ساز کمیٹی نے ایک ایسا دستور مرتب کیا جس میں ہر مذہب وعقیدہ کے ماننے والے کو آزادی کے ساتھ جینے کا حق دیا گیا، ہر ایک ہندوستانی کو اپنے کلچر اپنی تہذیب کے مطابق زندگی بسر کرنیکی آزادی دی گئی۔

(۱) لیکن افسوس کہ آج کچھ عناصر اقلیتوں سے یہ حقوق سلب کرنا چاہتے ہیں ،ان کو دوسرے نمبر کا شہری بنانا چاہتے ہیں، ان کی یہ سوچ نہایت گندی سوچ ہے، ان کی یہ ذہنیت بہت ہی مذموم ذہنیت ہے، اگر اس ذہنیت کو خدانخواستہ عروج ملا اور اقلیتوں کو ان کے حقوق سے بے دخل کرنیکی ناپاک کوشش کی گئی تو یاد رکھیں! یہ ملک پھر ایک اور تقسیم کیطرف چلا جائیگا اور ملک کمزور ہو جائیگا۔(۲)

آیئے دوستو! آج کے اس جشن جمہوریت کے موقع پر میں گزارش کرنا چاہتا ہوں جناب .... سے وہ تشریف لائیں اور اظہار خیال فرمائیں!

میں چاہتا ہوں نظام کہن بدل ڈالوں ❁ مگر یہ بات فقط میرے بس کی بات نہیں
اٹھو اٹھو میری دنیا کے عام انسانوں ❁ یہ کام سب کا ہے دو چار شخص کی بات نہیں

تقریر کے بعد

تیری تصویر کو دھندلا نہیں ہونے دیں گے ❁ اے وطن ہم تجھے رسوا نہیں ہونے دیں گے
دیش ایک بار ربٹا بٹ گیا سن لو ❁ ہم یہ تقسیم دوبارہ نہیں ہونے دیں گے

نظامت برائے خطابت

حضرات ! ہمارے ہندوستان کے مشہور شاعر منور رانا نے کہا ہے:

کونسی بات کہاں کہی جاتی ہے
یہ سلیقہ ہو تو بات سنی جاتی ہے

آج کے اجلاس میں ہمارے اسٹیج پر ایک ایسا شخص موجود ہے جسکو بات کہنے کا سلیقہ بھی آتا ہے اور بات رکھنے کا طریقہ بھی آتا ہے، جو گفتگو کرنے کا ہنر بھی رکھتا ہے اور ڈھنگ بھی جانتا ہے، ناخواندہ لوگوں میں کیسے بات کہی جاتی ہے؟ اہلِ دانش کے بیچ کس پیرائے میں تکلم کیا جاتا ہے؟ اربابِ سیاست میں کیا انداز ہوتا ہے؟ بزرگوں کے رُوٗ بروکس ادب واحترام سے کلام ہوتا ہے؟ بچوں سے طرزِ تخاطُب کیسا ہوتا ہے؟ وہ ان تمام اُمور ونکات سے واقف کار ہے،

آپ اور ہم اس شخص کو مولانا........................ کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔
میں حضرت .... سے عرض گزار ہوں اور یہ شعر حضرت کی نذر کرنا چاہتا ہوں

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں ❁ کہیں سے آب بقاءِ دوام لے ساقی
نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے ❁ مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی
نہیں مایوس ہے اقبال اپنی کشتِ ویراں سے ❁ ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی
(اقبالؔ)

تقریر کے بعد

اے لا الہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں ❁ گفتارِ دلبرانہ کردارِ قاہرانہ
تیری نگاہ سے دل سینوں میں کانپتے تھے ❁ کھویا گیا ہے تیرا وہ جذب قلندرانہ
(اقبال)

نظامت برائے خطابت

عزیز ساتھیو ! کچھ لوگ اپنی پہچان آپ ہوا کرتے ہیں، ان کا تعارف ان کا کلام ہوتا ہے، ان کی تعریف ان کی تقریر ہوتی ہے، ان کی صلاحیت کا اندازہ ان کی گفتگو ہی سے ہوتا ہے، اسی لئے تو کسی کہنے والے نے کہا:

تا مرد سخن نگفتہ باشد ✿ عیب و ہنرش نہفتہ باشد

(یعنی جب تک آدمی بات نہیں کرتا ہے تو اس کا ہر عیب و ہنر پوشیدہ رہتا ہے۔)

اب میں آپ حضرات کے سامنے ایک ایسے ہی خطیب کو دعوت دینے جا رہا ہوں جس کے خطبہ سے اس کے باطن کے ملکہ کا پتہ چل جائے گا، جس کی تقریر سے اس کی صلاحیت کا اندازہ ہو جائے گا، جس کے اندازِ تکلم سے اس کی متانت و سنجیدگی کا علم ہو جائے گا۔

میری مراد ہے حضرت مولانا.............صاحب

فکر و نظر کے جل اٹھے ہر سمت میں چراغ ✿ محفل میں ماہتاب کے آنے کی دیر تھی

جس نے سنا اسی کی سماعت مہک اٹھی ✿ لب پر تمہارے نام کے آنے کی دیر تھی

حضرت والا تشریف لائیں اور اپنی تقریر سے ہم سب کو مستفیض فرمائیں!

تقریر کے بعد

کوئی بزم ہو کوئی انجمن یہ شعار اپنا قدیم ہے ✿ جہاں روشنی کی کمی ملی وہیں اِک چراغ جلا دیا

امید

شنیدم کہ در روزِ اُمّید و بیم ☆ بداں را بہ نیکاں بخشد کریم

ترجمہ: میں نے سنا ہیکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ گنہگار بندوں کو اپنے نیک بندوں کے طفیل معاف فرمائینگے۔

نظامت برائے خطابت

عزیزانِ گرامی!

کسی رائٹر نے سچ لکھا ہے کہ ’’بارش کو دھرتی سے اپنا وجود منوانے کے لئے اپنی پہلی بوند کو کھونا اور مٹانا پڑتا ہے، تب کہیں جا کر یہ دھرتی بارش کے قطرات کو اکھٹا کرتی ہے اور اس کے وجود کو تسلیم کرتی ہے‘‘۔ آج ہمارے بیچ ایک ایسا ہی مقرر موجود ہے، جس نے خطابت کی دنیا میں اپنے آپ کو کھپایا اور مٹایا تو اربابِ علم وفن نے اس کے وجود کو تسلیم کرلیا۔

جی ہاں! (۱) ۞ ہزاروں کے مجمع کو سنجیدگی دینے والا ادیب، ایوانِ باطل پہ لرزاں طاری کرنے والا خطیب، اسلام کا بے مثال نقیب، روحانی امراض کا طبیب، خوش نوا واعظ، شعلہ بیاں مقرر، فکر وتدبر کا سلطاں، سنیت کا پاسباں، فلک خطابت کا نیر تاباں، حضرت العلام مولانا..................صاحب (۲) ۞

میں موصوف کو اس استقبال کے ساتھ دعوت دے رہا ہوں کہ:

شہنشاہِ بلاغت چلے آیئے! ۞ تاجدارِ فصاحت چلے آیئے!
لے کے گلزارِ طیبہ کے گل کی مہک ۞ مشکبارِ خطابت چلے آیئے!

تقریر کے بعد

ان کی تقریر میں دریا کی روانی دیکھی
غنچہ وگل کی رنگین جوانی دیکھی
ابر بن کے برس پڑنے کو جو آیا واعظ
بے طرح ہم نے خمِ مئے کی سیلانی دیکھی

آپ تھے جناب حضرت..................

نظامت برائے خطابت

حضرات گرامی!

رات کا ایک وافر حصہ گزر چکا ہے، گھڑی رات کا........................وقت بتلا رہی ہے، آپ کی شدتِ انتظار کو آپ کی نظروں سے اچھی طرح محسوس کیا جا سکتا ہے اور میں اس بات کا اعلان بھی کر رہا ہوں کہ اب انتظار کے لمحات ختم ہو چکے ہیں، آپ لوگ جس بے باک خطیب کو سننے کے لئے دور دراز سے تشریف لائیں ہیں، میں انہیں کو آپ کے سامنے پیش کر نے کی جسارت کر رہا ہوں۔

آبروئے اہل سنت والجماعت .... مسلک دیو بند کے ترجمان

دارالعلوم کی خوبصورت پہچان .... اسلام کے نقیب وخطیب ذیشان

ڈوبتی نیّا کے کھیون ہار

مناظر اسلام، حضرت العلام، مولانا سید طاہر حسن صاحب گیاوی دامت برکاتہم اسٹیج پر جلوہ افروز ہیں، کسی کہنے والے نے سچ ہی تو کہا ہے:

(۱) ❁ بج رہا ہے چار سوُ نقارہ جس کے نام کا

ہر زباں پر تذکرہ جاری ہے جس کے نام کا

بت کدوں میں جس نے گاڑا ہے علَم اسلام کا

رعب ہی ایسا ہے کچھ اس دین کے ضرغام کا

(ضرغام بمعنی شیر)

بیشک مولانا ایسے نڈر، و بے باک خطیب ہیں کہ جو پوری جرتِ ایمانی کے ساتھ، اِحقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ انجام دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ مولانا کی آمد اور موصوف کی تقریر خرمن باطل پر بجلی بن کر گرتی ہے۔

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے (۲)

میں موصوف سے درخواست کر رہا ہوں کہ اپنی فصیح و بلیغ خطابت سے سامعین کو مستفیض فرمائیں! اور آپ حضرات سے گزارش کروں گا کہ:

تھوڑی دیر اور سن لو داستانِ رنج و غم
صبح ہونے تک نہ جانے ہم کہاں کھو جائیں گے

تقریر کے بعد

حضرات ! مولانا تو تقریر ختم کر کے چلے گئے، لیکن آپ کے ماتھے کی شکن سے دلوں کی یہ آواز ضرور محسوس ہو رہی ہے۔

نہ یہ رات ختم ہوتی نہ یہ بات ختم ہوتی
جو پیاس دل کی بجھتی تو کچھ اور بات ہوتی

لیکن دل کی پیاس کسی کی آج تک نہ بجھی ہے اور شاید نہ بجھ سکے گی، رات اور بات ختم ہو چکی ہے۔

یَا بُنَیَّ اِنَّکَ مَسْئُوْلٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِمَا ذَا اِکْتَسَبْتَ وَلَا یُقَالُ بِمَنْ اِنْتَسَبْتَ

ترجمہ: اے میرے بیٹے! قیامت کے دن تجھ سے تیرا عمل پوچھا جائے گا نہ کہ تیرا نسب۔

بے ضابطہ چھوٹے بچوں کا پروگرام

نظامت برائے تلاوت (چھوٹا بچہ)

حضرات گرامی!

آج کا یہ جلسہ مدرسہ .... کا سالانہ جلسہ ہے، اسکی صدارت فرما رہے ہیں، ولیِ کامل، عارف باللہ، حضرت ....صاحب۔اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے عالیجناب حضرت مولانا..............صاحب مدعو ہیں جو ماشاءاللہ سفر کی صعوبتوں کو برداشت کر کے تشریف لا چکے ہیں، چندہی لمحات میں اسٹیج پر جلوہ افروز ہونے والے ہیں، انشاءاللہ ہم ان کا دیدار بھی کریں گے اوران سے فیضیاب بھی ہونگے۔

آیئے! مدرسہ کے چند بچوں کا مختصر سا پروگرام ہے، اسکو ہم سن لیں! تاکہ بچوں کی حوصلہ افزائی ہو جائے، تو میں سب سے پہلے آواز دے رہا ہوں عزیزم ....کو یہ آجائیں اور تلاوت پیش کریں!

الٰہی ہم دعا گو ہیں عمل میں جان پیدا کر
جو تیرے در پہ ہو مقبول وہ ایمان پیدا کر
یہ غربت مفلسی فاقہ کشی منظور ہے ہم کو
مگر نسلیں ہماری حافظ قرآن پیدا کر

نصیحت

معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسند ست واز علماء ناخوب تر۔

ترجمہ: گناہ خواہ کسی سے بھی ہو برا ہے مگر علماء سے تو بہت ہی برا ہے۔

نظامت برائے حمد/نعت (طالبعلم (چھوٹا بچہ))

حضرات سامعین کرام!

آپ نے دیکھا ہوگا کہ شادی وغیرہ کے موقع پر بڑی دیگ یا بھگونے میں چاول پکا ئے جاتے ہیں اور جب پکنے کے قریب ہوتے ہیں، تو اس بڑے بھگونے یا دیگ سے چاول کے صرف چند دانے نکالکر انگلیوں سے دبا کر دیکھا جاتا ہے کہ چاول گلے کہ نہیں؟

تو حضرات! یہ بچے جو آپ حضرات کے سامنے پروگرام پیش کر رہے ہیں، یہ اس مدرسہ کے چند دانے ہیں، انہیں سے آپ مدرسہ کے تمام بچوں کی تعلیمی کیفیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں، کہ مدرسہ ہذا میں کس پیمانے پر تعلیم و تربیت ہو رہی ہے ؟

آیئے! میں ایک بچہ کو اور آواز دینی چاہتا ہوں، عزیزم .... یہ آئیں اور انہوں نے جو تیاری کی ہے، حمد کی، نعت کی یا کچھ اور اسکو پیش کریں!

نعت/حمد کے بعد

مرتبے ان کے قیامت میں نرالے ہونگے
میرے سرکار کے جو چاہنے والے ہونگے

نظامت برائے تقریر (طالب علم (چھوٹا بچہ))

محترم سامعین باتمکین!

آج کے اجلاس میں مدعوّین حضرات اسٹیج پر پہنچ چکے ہیں، صدر عالی وقار مسندِ صدارت پر جلوہ افروز ہیں، میں آپ حضرات کو چند اکابر کا تعارف کراتا چلوں!

اسٹیج پر دائیں جانب حضرت مولانا ....صاحب، حضرت ....حضرت مولانا ....حضرت ....حضرت ....تشریف رکھتے ہیں۔

جبکہ بائیں جانب حضرت ....حضرت ....حضرت ......

.....حضرت.....................صاحب اسٹیج کی زینت ہیں۔

باقی ان کے علاوہ دیگر کئی اہم شخصیات ہیں، جنکا تعارف میں اس لئے نہیں کرا سکتا کہ میں ان سے مکمل طور پر واقف نہیں ہوں، میں ان تمام ہی اکابرین کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں اور دعا کناں ہوں:

خدا کرے کہ سلامت رہیں یہ بوڑھے شجر
کہ ہم پرندے یہیں پر تھکن اتارتے ہیں

میں مدرسہ ہذا کے ایک لائق و فائق طالب علم کو دستک دے رہا ہوں۔
عزیزم .... یہ آکر اپنی ایک چھوٹی سی تقریر پیش کریں!۔

نظامت برائے مکالمہ

﴿چھوٹے بچے﴾
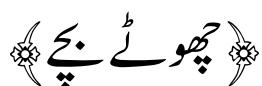
عزیزان گرامی!

کسی بھی جلسہ کی کامیابی کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ منتظمین حضرات نے جن مہمانوں کو جلسہ میں مدعو کیا ہے وہ سب ہی تشریف لے آئیں، چنانچہ آج کے اس جلسہ میں بھی ایسا ہی ہیکہ اشتہار میں جن بزرگان دین اور علماء کرام کے اسماء گرامی آپ نے دیکھے اور پڑھے ہیں وہ تمام ہی حضرات تشریف لا چکے ہیں، صرف ایک بزرگ.................. اپنی علالت کی وجہ سے نہیں پہنچ سکے ہیں، میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے انتظامیہ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے قدم رنجہ فرمائی اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی ان کی یہ محبتیں قائم رہینگی۔

آیئے حضرات! میں مدرسہ ہذا کے دو ہونہار طلبہ کو بلا رہا ہوں عزیزم ....عزیزم .... یہ آجائیں اور مکالمہ پیش فرمائیں!

نظامت برائے آمد مہمان

(بموقعہ: کسی خاص مہمان کی آمد پر)

حضرات گرامی! کسی بھی اجلاس اور پروگرام کی یہ بہت بڑی خوبی ہوتی ہے کہ اس میں جن جن حضرات کو مدعو کیا جائے وہ سب کے سب شریک ہو جائیں، آج ہماری خوش نصیبی ہیکہ اس اجلاس میں حضرت مولانا.................اور حضرت مولانا ....حضرت قاری صاحب..............عالی جناب محترم ....نیز عزت مآب جناب.............کو خاص طور سے مدعو کیا گیا تھا اور یہ حضرات ماشاءاللہ سبھی تشریف لا چکے ہیں۔

غنیمت سمجھو جلسہ کی وہ دیکھو شان آئے ہیں
ادب کی وادیوں میں نیک دل انسان آئے ہیں
ستاروں راگنی گاؤ! حسیں پھولوں غزل سناؤ!
بہاروں پھول برساؤ! مرے مہمان آئے ہیں

میں آنیوالے تمام مہمانوں کا خاص طور سے ان حضرات کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کرتا ہوں اوران کی آمد پران کو welcom اور خوش آمدید کہتا ہوں، خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ان حضرات کی محبت اسی طرح قائم و دائم رہے اور تا دیر ان کا سایہ ہمارے سروں پر باقی رہے آمین۔

خدا کرے کہ سلامت رہیں یہ بوڑھے شجر
کہ ہم پرندے یہیں پر تھکن اتارتے ہیں

نصیحت: مقبولان الٰہی یا اپنے محسن کی شان میں گستاخی کرنے والے کی عقل مسخ ہو جاتی ہے (حضرت تھانویؒ)

نظامت برائے اردو مکالمہ

حضرات گرامی! ذخیرۂ حدیث میں ایک حدیث ملتی ہے جس کو ’حدیث جبرئیل‘ کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کا ماحصل اور خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام ﷢ کی موجودگی میں نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے، ایک عام اجنبی آدمی آیا اور نبی ﷺ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور پھر آپ ﷺ سے چند سوالات کیے اور آپ ﷺ نے ان سوالات کے جواب دیئے۔

یہ سوال وجواب وہاں پر موجود تمام صحابہ کرام ﷢ نے سنے، جن میں بڑی قیمتی اور دین کی وہ مفید باتیں تھیں جو صحابہ کرام ﷢ کو آج تک معلوم نہ تھیں۔

پھر وہ اجنبی شخص چلا گیا تو حضور ﷺ نے صحابہ سے معلوم فرمایا، کہ جانتے ہو یہ کون تھے؟ صحابہ نے عرض کیا: **اللہ و رسو لہ اعلم** ہم کو نہیں معلوم کہ یہ کون تھے، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے، جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے، یعنی تم کو دینی باتیں بتلانے کے لئے انہوں نے مجھ سے سوال کئے تا کہ پھر میں جواب دوں تو تم کو وہ باتیں معلوم ہو جائیں۔

تو حضرات! آپس میں دینی سوال وجواب کبھی تو اس لئے ہوتے ہیں کہ سائل کو اس کا علم نہیں ہوتا اور کبھی اس لئے ہوتے ہیں کہ سائل کو تو علم ہوتا ہے، مگر وہاں پر موجود دیگر ناواقف حضرات کو بتلانا مقصود ہوتا ہے، اسی آپسی سوال و جواب کو عربی کی اصطلاح میں ’’مکالمہ‘‘ کہا جاتا ہے۔ آج ہمارے اس پروگرام میں ایک مکالمہ بھی ہے، جس میں سوال وجواب کے انداز پر آپ حضرات کو بڑی اہم اور دین کی قیمتی باتیں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے، خدا کرے کہ ہماری سمجھ میں دین کی صحیح تصویر آجائے اور بدعت وخرافات سے ہم لوگ محفوظ ہو جائیں۔

’’قبر پرستی اور سجادہ نشینی‘‘ (جو بھی موضوع ہو اس کا نام لیا جائے!)

یہ آج کے مکالمہ کا موضوع ہے، میں بلا رہا ہوں اپنی انجمن کے چند ہونہار رُفقاء کو۔
مولوی......مولوی......مولوی......مولوی......مولوی......مولوی......
یہ آجائیں اور مکالمہ پیش کریں۔

نظامت برائے عربی مکالمہ

حضرات گرامی! جامعہ............ میں جہاں بہت سے تعلیمی شعبے قائم ہیں وہیں پر ''شعبہ عربی فارسی'' ایک عرصہ سے قائم ہے اور ماضی قریب سے اس شعبہ کا معیارِ تعلیم بہت بہتر اور اچھا ہوا ہے، چنانچہ نحو، صرف پر توجہ کے ساتھ عربی ادب پر بھی ہمارے اساتذہ خصوصی دھیان دیتے ہیں، جس کا مکمل پتہ تو اس پروگرام سے آپ حضرات نہیں لگا سکتے، تاہم کسی نہ کسی حد تک اس کا اندازہ آپ ضرور کرلیں گے۔

آیئے! میں عربی ادب پر یہاں کی محنت اور توجہ کی ایک جھلک آپ کو دکھاتا چلوں، چنانچہ میں عربی میں ایک بہت چھوٹا سا مکالمہ پیش کرنے کے لئے عربی اول کے دو ساتھی کو بلا رہا ہوں،.............. اور.............. ۔ یہ آجائیں اور عربی میں مکالمہ پیش کریں!

نظامت برائے مناظرہ

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفیٰ سے شرارِ بولہبی

حضراتِ گرامی!

حق و باطل کی معرکہ آرائی، صحیح اور غلط کا تصادم، سچ اور جھوٹ کا ٹکراؤ، ظلم و انصاف کا تقابل، یہ ابتدائے دنیا سے رہا ہے اور انتہاء تک رہے گا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ:

باطل نمرود کی شکل میں آیا تو حق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روپ میں نمودار ہوا۔
باطل فرعون کی شکل میں آیا تو حق موسیٰ علیہ السلام کی شکل میں نمودار ہوا۔

باطل ابوجہل، ابولہب وغیرہ کی شکل میں آیا تو حق محمد عربی ﷺ کے روپ میں نمودار ہوا۔
باطل اکبر بادشاہ کی شکل میں آیا تو حق مجدّد الف ثانی سرہندیؒ کے روپ میں نمودار ہوا۔
باطل انگریز کی شکل میں آیا تو حق شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے روپ میں نمودار ہوا۔
اور ماضی قریب میں باطل احمد رضاں خاں، ابوالاعلی مودودی، ابن تیمیہ کی شکل میں آیا تو حق علماءِ دیوبند مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ وغیرہ کے روپ میں آیا۔
اور آج ان باطل پرستوں کے چیلے چپیلے سر ابھارتے ہیں، امت کو اگمراہ کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں، تو علماءِ دیوبند ہی سر بکف ہوکر یہ کہتے ہوئے میدان میں آتے ہیں:

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم!
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

اور دنداں شکن جواب دے کر حق و باطل کو واضح کرتے ہیں، تحریر کی ضرورت پڑتی ہے تو تحریر سے، تقریر کی ضرورت ہوتی ہے تو تقریر سے، حق کی حقانیت کو اور باطل کے بطلان کو ثابت کرتے ہیں۔ اور اگر باطل رُوبرُو آکر بِالمُشافَہ بات کرنی چاہتا ہے تو پھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر قرآن و حدیث کے دلائل کی روشنی میں سچ کی سچائیت کو آشکارا کرتے ہیں، اسی کو ''مناظرہ'' کہتے ہیں۔
آج ہمارے اس اجلاس میں گرچہ حقیقت میں باطل کی جماعت نہیں ہے، لیکن ایک جماعت کو باطل فرض کر کے اور تھوڑے وقت کے لئے ان کو باطل قرار دے کر اور دوسری طرف اہل حق کو کھڑا کر کے یہ ایک ''تمثیلی مناظرہ'' پیش کیا جارہا ہے، اس کا موضوع کیا ہے؟ اس کی مزید وضاحت اس تمثیلی مناظرہ سے پہلے ہمارے جامعہ کے مؤقر استاذ حضرت .... فرمائیں گے، میں حضرت سے گزارش کروں گا کہ اختصار کے ساتھ موضوع کی وضاحت فرمائیں!

تعارفی تقریر کے بعد

نظامت برائے شرائط مناظرہ

حضرات! کسی بھی چیز کے کچھ اصول وضوابط ہوا کرتے ہیں، ہمارے یہاں مناظرہ کے بھی کچھ اصول وضوابط اور شرائط ہوتے ہیں۔ لہذا:

اب میں شرائط مناظرہ پیش کرنے کیلئے انجمن کے ہونہار ساتھی جناب ....کو دعوت دے رہا ہوں وہ آ کر شرائط مناظرہ پیش فرمائیں!

شرائط مناظرہ کے بعد

وقت کافی ہو چکا ہے، ابھی آخر میں صدر اجلاس اور حکمِ مستحکم (Chief judge) مناظرہ کا فیصلہ بھی فرمائیں گے اور ہم کو اپنے پند و نصائح سے بھی نوازیں گے۔

اس لئے میں بلا کسی تمہید کے مناظرہ کے شرکاء کو بلا رہا ہوں۔

اہل حق:۔ مولوی...........مولوی...........مولوی...........مولوی...........

اہل باطل: مولوی...........مولوی...........مولوی.....مولوی...........

اہل حق میرے داہنی طرف اور اہل باطل میرے بائیں طرف آجائیں!

دائیں بائیں جانب آجانے کے بعد

اب میں ترجمانِ اہل حق سے گزارش کروں گا وہ آ کر اپنا دعوی مع دلائل پیش کریں!

دعوی مع دلائل پیش کرنے کے بعد

اب میں ترجمانِ اہل باطل سے گزارش کروں گا وہ آ کر اپنا دعوی مع دلائل پیش کریں!

نظامت برائے دعاء واختتام

حضرات گرامی!　　پروگرام اختتام کو پہونچ رہاہے، میں آپ حضرات کاایک بار پھر اپنی طرف سے اور اپنے احباب کی طرف سے شکریہ اداء کرتا ہوں کہ آپ نے دین کی نسبت پر اجلاس میں شرکت فرمائی، ہماری حقیر سی دعوت کو قبول کیا، اللہ آپ کو دارین کی کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور نظم وانتظام میں جو خامی وکوتاہی رہی اس کی معذرت چاہتاہوں۔

اور اب میں بہت ہی ادب کے ساتھ درخواست کر رہا ہوں صدر اجلاس حضرت ....سے کہ تشریف لاکر اپنی مستجاب دعاء سے اجلاس کواختتام تک پہنچائیں!۔

ندامت کے موتی کے دانے بہت ہیں ۞ تیرے بخشنے کے بہانے بہت ہیں
حسابات وہ لے جسے کچھ کمی ہو ۞ تیری رحمتوں کے خزانے بہت ہیں

نظامت برائے دعاء وتشکر

بزرگان محترم!　　آج کا یہ اجلاس اپنے آخری پڑاؤ پر ہے اور بس دعاء ہونا باقی ہے ،اس سے پہلے کہ میں صدر محترم حضرت ....صاحب کو دعاء کیلئے مدعو کروں، آپ حضرات کا شکریہ اداکرنا ضروری سمجھتاہوں کہ آپ صرف ایک دین کی نسبت پر ان حضرات علماء کرام کی پند ونصائح کو سننے کیلئے دور دراز سے تشریف لائے ،آپ کو یقیناً خدا کے یہاں اسکا اجر ملیگا انشاءاللہ۔　اسی کے ساتھ ساتھ میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اجلاس کی کمیٹی کے تمام نوجوان احباب کواور خاص طور سے مدرسہ کے روح رواں، ناظم رصدر مدرس جناب ....کوانہوں نے اس اجلاس کے بینر تلے اتنے سارے مسلمانوں کو دین کی بات سننے اور علماء سے فیضیاب ہونے کا موقع فراہم کیا،ہمیں امید ہیکہ آئندہ بھی یہ مواقع بار بار میسر آتے رہیں گے۔

اب میں نہایت ہی ادب کے ساتھ گزارش کرتا ہوں، صدرِ باوقار عالی مرتبت جناب حضرت..........سے،آپ اپنی مُستجاب دعاء سے جلسہ کا اختتام فرمائیں!

تحریک صدارت

کھوئے ہوئے دلوں کو بھی حوصلہ چاہیئے
کارواں کے لئے بس مقتدا چاہیئے

حضرات! ایک عرصۂ دراز سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ ہر باوقار شئی کے لئے باکمال شخصیت کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر کارواں اپنا رختِ سر باندھنے سے پہلے ''میر کارواں'' کا انتخاب کرتا ہے، نیز کسی بھی مذہبی یا سیاسی اجلاس کی کامیابی بغیر عظیم المرتبت انسان اور قائد کے ادھوری رہتی ہے۔ آج ہماری انجمن .... کا یہ اختتامی جشن [۱] ہے۔

ہم بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اس جشن کی ابتداء سے قبل ایک جامع اور ذی وقار ذات کا انتخاب کرلیں، تاکہ ان کی نگرانی میں یہ پروگرام پُر امن اور بلا خوف وخطر ابتداء سے چل کر انتہاء کی سرحد عبور کر جائے۔

چنانچہ آج کے اس انجمن .... کے اختتامی/افتتاحی پروگرام کی صدارت وقیادت کے لئے پیکرِ علم وعمل، منبع اخلاص ومحبت، سرچشمۂ اخلاق ومروّت، حامئِ سنت وماحئِ شرک وبدعت، مفکر قوم وملت .... [۲] کا انتخاب کرتے ہیں۔

امید ہے کہ شرکاءِ مجلس میری اس تحریکِ صدارت کی تائید فرمائیں گے۔

---

[۱] اگر افتتاحی جشن یا کوئی اور دوسرا کسی قسم کا جلسہ ہو تو اسی کا نام یہاں پر لیا جائے!

[۲] صدر صاحب کے مناسب الفاظ والقاب کا استعمال کیا جائے!

تائیدِ صدارت

چمن کے ہر شگفتہ گل سے جیسے پیار ہے سب کو
سرِ محفل صدارت آپ کی تسلیم ہے سب کو

مسندِ صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے لئے جس ستودہ صفات، جلیل القدر، فعّال وسر گرم شخصیت کا انتخاب کیا گیا ہے، میں اصالۃً اپنی طرف سے اور نیابۃً تمام شرکاءِ مجلس کی جانب سے پُر زور الفاظ میں تائید وتوثیق کرتا ہوں۔

خطبۂ استقبالیہ

پیش کرتا ہوں تمنائے محبت کا سلام
دے رہا ہوں دوستوں کو میں مسرت کا پیام

سب سے پہلے حمد وثناء کے پھول اس رب ذوالجلال کی بارگاہ میں نچھاور کرتے ہیں جس نے انسان کو أحْسَنِ تَقْوِیْم کے سانچے میں ڈھالا اور پھر اس کو مَالَمْ یَعْلَمْ کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ اور عقیدت ومحبت کا گلدستہ پیش کرتے ہیں اس محبوبِ رب دو جہاں کی خدمت میں جس کو رحمٰن ورحیم نے رَحْمَۃٌ لِلْعٰالَمِیْنْ بنا کر مبعوث فرمایا اور اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم کا تمغہ عطاء فرمایا اور پھر خوش آمدید اور اھلاً وسھلاً کہہ کر آپ تمام ہی مہمانانِ کرام کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

❁ (۱) حضرات! آج کے دور میں ہر انسان کسی نہ کسی اعتبار سے بہت مصروف ہے، اس کے باوجود اپنے قیمتی اوقات کو فارغ کر کے دینی امور میں انہماک اور شرکت کرنا یہ صرف دینی محبت اور تعلق مع اللہ پر مبنی ہے، اور خاص طور سے دورِ جدید میں جبکہ دین وشریعت سے بے رغبتی اور لاپرواہی عام ہے، اتنی اچھی خاصی تعداد میں آپ کا جمع ہونا ہمارے لئے قلبی مسرت وشادمانی کا سامان ہے، اور اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ آپ کے دلوں میں ابھی

اسلام کی وہ چنگاری باقی ہے، جو کبھی بھی شعلۂ جوّالہ بن کر پورے خطہ کو منور کرنیکی صلاحیت رکھتی ہے، وہ ایمانی حرارت اور تابانی موجود ہے جس سے سوکھے شجر بھی نمی کا ادراک کر کے توا نائی حاصل کرتے ہیں۔ (۲) ❁

ہم اراکین .... آپ کا پُر تپاک استقبال کرتے ہیں، عقیدت و محبت، عظمت و احترام، اعزاز و اکرام کے تمام تر جذبات و احساسات کے ساتھ ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہیں، ہم آپ کی اس کریم النفسی پر نہایت شاداں وفرحاں ہیں کہ ہم نے حقیر سی دعوت دی تو اسے شرف قبولیت سے نوازا گیا، اور گونا گوں مصروفیات ومشاغل کے باوجود ہما ری بزم میں قدم رنجہ فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ورنہ تو:

کہاں میں اور کہاں یہ نکہتِ گل
نسیمِ صبح سب تیری مہربانی

عزیزانِ گرامی! آپ کی آمد سے ہمارے احساسات کی دنیا روشن ہو رہی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس پروگرام کو اختصار کے ساتھ زیادہ سے زیادہ خوبصورت شکل میں پیش کریں!

چنانچہ اس میں ایک طرف پُر مغز، ولولہ نگیز تقریریں ہوں گی تو دوسری طرف عشقِ نبی و محبتِ رسول سے لبریز نعتوں ونظموں کا پُر کیف سنگم بھی ہوگا۔

(۱) ❁ بہت دلچسپ اور معلومات پر مشتمل ایک مکالمہ ہوگا تو اہلِ باطل کے درمیان عظمتِ صحابہ اور معیارِ حق کے عنوان پر دل و دماغ کو راحت اور آپ کی روح کو تسکین پہچا نے والا ایک اہم مناظرہ بھی پیش کیا جائے گا۔ (۲) ❁

(جو کچھ پروگرام میں ہو صرف اسی کا نام لیا جائے!)

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ حضرات اخیر تک ہمارے شانہ بشانہ رہکر پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش کرینگے، ہم بے حد ممنون ہیں اپنے جملہ اساتذۂ کرام کے، جن کی شب وروز کی انتھک محنتوں اور کڑی نگاہوں کی زد میں رہکر آج ہم یہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے

ہیں۔

خاص طور سے ہم شکر گزار ہیں اپنے محسن و مشفق ، جامعہ ھٰذا کے روح رواں، میر کارواں حضرت مولانا................. کے کہ جن کی عنایات وتوجہات ہمہ وقت ہم پر سایہ فگن رہتی ہیں۔

اخیر میں ایک مرتبہ پھر شمع خراشی کی معافی چاہتے ہوئے تہہِ دل سے آپ کی آمد پر آپ کا احسان مند ہوں اور صمیمِ قلب سے آپ کی قدم رنجہ فرمائی پر شکر گزار ہوں اور اس دعاء کے ساتھ آپ سے رخصت ہوتا ہوں کہ:

شکرانہ پیش ہے یہ، حضوری میں آپ کی
اے کاش روز آئیں! یہ موسم بہار کے

موبائل: ایک فائدہ کی چیز ہے لیکن طالب علم کیلئے ذریعۂ نقصان ہے۔

موبائل: ایک ضروت کی چیز ہے لیکن طالب علم کیلئے باعثِ خسران ہے۔

موبائل: ایک قیمتی چیز ہے لیکن طالب علم کیلئے آفت وسببِ حرمان ہے۔

موبائل: ایک آلہ ہے لیکن طالب علم کے لئے فتنہ وفساد کا طوفان ہے۔

موبائل: ایک خزانہ ہے لیکن طالب علم کے لئے یہ کینسر کا سامان ہے۔

لھذا : اس سے بچئے! ہر حال میں بچئے! ہر وقت بچئے! ہر لمحہ بچئے!

علمی مکالمہ

سائل۔ .... محمد ارشد **مجیب۔** .... محمد شاہد

محمد ارشد......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (مصافحہ کرتے ہوئے)

محمد شاہد ......وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (جواب دیتے ہوئے)

محمد ارشد...... اورشاہد بھائی کیا حال چال ہے؟

محمد شاہد ......ارشد بھائی خدا کا شکر ہے،الحمدللہ ٹھیک ٹھاک گزر رہی ہے۔

محمد ارشد......شاہد بھائی کئی دن سے نظر نہیں آرہے ہو؟ آخر کہاں ہو کونسی دنیا میں رہ رہے ہو؟

محمد شاہد ......اماں ارشد بھائی !رہ تو یہیں رہے ہیں ، یہاں سے جائیں گے بھی آخر کہاں؟ بس ذرا یہ ہیکہ تعلیم میں انہماک زیادہ رہتا ہے، باہر نکلنے کی فرصت نہیں مل پاتی۔

محمد ارشد......آپ کی تعلیم آج کل کس مدرسہ میں چل رہی ہے؟اور کیسی چل رہی ہے؟

محمد شاہد ......ارشد بھائی میں مدرسہ ....میں پڑھتا ہوں اور الحمدللہ پڑھائی بہت اچھی ہورہی ہے۔

محمد ارشد......شاہد بھائی میں آپ سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں،اگر آپ برانہ مانیں تو میں جسارت کروں۔

محمد شاہد ......ہاں ہاں بلکل،آپ نے کیسی بات کی؟ آپ جو چاہیں معلوم کرسکتے ہیں ،میری جو یاد ہوگا وہ میں ان شاءاللہ آپ کو جواب دوں گا۔اوراگر میری کوئی بات یاد نہیں ہوگی تو میں معذرت بھی کرسکتا ہوں۔مگر دیکھو بھائی ایک بات میری یادرکھنا!اگر ممکن ہوا تو میں بھی آپ سے چند سوالات کرسکتا ہوں۔

محمد ارشد...... ہاں ہاں ، یہ تو ہوتا ہی ہے،اگر میں آپ سے کچھ معلومات کرسکتا ہوں تو آپ بھی تو کچھ معلوم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

محمد شاہد ......جزاک اللہ، ماشاءاللہ، آپ نے بہت اچھی بات کہی ،تو ٹھیک ہے، آپ جوسوال کرنا چاہتے ہیں وہ سوال کیجئے!

سوال۔ (محمد ارشد) شاہد بھائی میں آپ سے سب سے پہلے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سی جاندار چیزیں ہیں جو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئی ہیں؟

جواب ۔ (محمد شاہد) ارشد بھائی! سوال تو آپ نے بڑا عجیب سا کیا ہے لیکن چلئے خیر کوئی بات نہیں مجھے اس کا جواب یاد آرہا ہے، ایسی آٹھ چیزیں ہیں جو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئی ہیں۔

١۔سیدنا حضرت آدم علیہ السلام

٢۔سیدہ اماّں حضرت حوّا علیہا السلام

٣۔سیدنا حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی

٤۔سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا دنبہ

٥۔سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اژدھا

٦۔حضور علیہ السلام کے واسطے لایا جانے والا براق

٧۔سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو چمگادڑ بنائی وہ

٨۔قابیل کی رہنمائی کرنے والا کوّا۔

سوال ۔ (محمد ارشد) ماشاءاللہ، آپ نے خوب جواب دیا، اب یہ اور بتایئے! کہ دہلی میں قطب الدین ایبک کا بنوایا ہوا ''قطب مینار'' کس مسجد کا حصہ ہے؟

جواب۔ (محمد شاہد) قوت الاسلام مسجد کا۔

سوال۔ (محمد ارشد) شاہد بھائی! یہ بھی بتایئے کہ وہ کونسا پتھر ہے جو نہ پانی میں ڈوبتا ہے اور نہ ہی آگ کی تپش سے گرم ہوتا ہے۔(اصل سوال مکرر کہا جائے)

جواب۔ (محمد شاہد) حجر اسود۔

ســــوال ۔(محمدارشد) شاہد بھائی! دنیا کا سب سے بڑا جوجھومر یا فانوس دنیا کی کس مسجد میں لگا ہوا ہے؟ ذرا یہ بتائیے!

جــواب ۔(محمدشاہد) قاہرہ کی مسجد ''الشر بتلی'' میں ہے۔ 17.70 میٹر اونچا ہے، 17.6 قطر ہے۔3/میٹرک ٹن اس کا وزن ہے۔

ســوال ۔(محمدارشد) شاہد بھائی! دنیا کی وہ کونسی مشہور مسجد ہے جس میں پورے سال صرف دو ہی فرض نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔؟

جواب۔(محمدشاہد) جی ہاں ایسی مسجد، مسجد نمرہ (سعودیہ عربیہ میں) ہے۔

ســــوال۔(محمدارشد) شاہد بھائی! ہم نے سنا ہے کہ اللہ تعالی نے اس دنیا کو سات دن میں بنایا ہے تو آپ یہ بتایئے کہ اللہ رب العزت نے کس دن کس کس کو پیدا فرمایا؟

جــواب ۔(محمدشاہد) اللہ تعالی نے مٹی، ہفتہ کے دن۔ پہاڑ، اتوار کے دن۔ درخت و پیڑ، پیر کے دن۔مکروہات و ناپسندیدہ اشیاء، منگل کے دن۔نور، بدھ کے دن۔ چوپائے جا نور، جمعرات کے دن اور سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا فرمایا۔

(مسلم شریف، جلد۳۔حدیث:2553 مسند احمد جلد۴/حدیث:1170

ســــوال۔(محمدارشد) شاہد بھائی! قرآن میں دو دریاؤں کا تذکرہ ہے کہ ان میں ایک کا پانی کھارا ہے، دوسرے کا پانی میٹھا ہے اور ایک ساتھ چلتے (بہتے) ہیں، مگر ایک کا ذائقہ دوسرے میں بلکل مِکس نہیں ہوتا، تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ قرآن میں کس جگہ تذکرہ ہے اور یہ دریا دنیا میں کہاں واقع ہیں؟

جواب۔(محمدشاہد) جی ہاں، اسکا ذکر سورہ رحمٰن میں ہے،،مرج البحرین یلتقیا ن ، بینهما برزخ لا یبغیا ن، اور یہ دریا جنوبی افریقہ، کیپ ٹاؤن میں واقع ہیں۔

ســــوال۔(محمدارشد) شاہد بھائی! قرآن میں سب سے زیادہ کونسی آیت دہرائی گئی ہے ؟اور بار بار لائی گئی؟

جواب ۔(محمد شاہد) یہ آیت سورہ رحمٰن کی ہے" **فبا ی آلا ء ربکما تکذبا ن**"(یعنی اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟)اور یہ پارہ نمبر ۲۷ میں ہے۔

سوال ۔(محمد ارشد) شاہد بھائی! قیامت کے دن اللہ تعالی کے فرش کو کتنے فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا؟

جواب۔(محمد شاہد) آٹھ (۸) فرشتوں نے۔

سوال۔(محمد ارشد) معراج سے پہلے امت پر کتنی نمازیں کون کونسی فرض تھیں؟

جواب۔(محمد شاہد) معراج سے پہلے دو نمازیں فرض تھیں۔ فجر اور عصر۔

سوال۔(محمد ارشد) حدیث پہ سب سے پہلے کونسی کتاب لکھی گئی؟

جواب ۔(محمد شاہد) "صحیفۂ صادقہ" حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے، تو آپ جو فرماتے اُسے یہ لکھ لیتے، اس طرح آہستہ آہستہ یہ ایک کتاب بن گئی جسکا نام "صحیفۂ صادقہ" رکھا گیا۔

سوال۔(محمد ارشد) عشرۂ مبشرہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی کا کیا نام ہے؟

جواب۔(محمد شاہد) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، انہوں نے ۵۵ھ میں وفات پائی۔

سوال۔ (محمد ارشد) وہ کون سے خوش قسمت صحابی ہیں جو سب سے پہلے میدان محشر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے جام کوثر نوش فرمائینگے؟

جواب۔(محمد شاہد) سیدنا حضرت صہیب رومیؓ۔ (کنز الاعمال جلد ۱۱ ص: ۶۵۷)

اچھا تو ارشد بھائی دیکھئے! اب میں آپ سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔

محمد ارشد......جی جی بلکل آپ بھی سوال کیجئے! (یہاں سے سائل و مجیب بدل جائیں گے)

سوال ۔(محمد شاہد) کیا قرآن کریم میں کسی جگہ مکمل ایک ساتھ کلمہ طیبہ ﴿**لا الہ الا اللہ محمد رسو ل اللہ**﴾ آیا ہے؟

جواب۔(محمد ارشد) جی نہیں، کہیں نہیں آیا۔

سوال۔(محمد شاہد) کیا آپ بتا پائیں گے کہ﴿ بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾ سب سے پہلے کس نے لکھی؟

جواب۔(محمد ارشد) جی ہاں! حضرت خالد بن سعیدؓ نے۔

سوال۔(محمد شاہد) قرآن کریم کی زبان تو عربی ہے، تو کیا دیگر آسمانی کتابوں کی زبان بھی عربی ہی تھی؟

جواب۔(محمد ارشد) نہیں، ان کی زبان عبرانی تھی۔

سوال۔(محمد شاہد) وہ کونسا اسلامی ملک ہے جسکا جھنڈا کبھی سرنگوں نہیں ہوتا؟

جواب۔(محمد ارشد) سعودیہ عربیہ۔

سوال۔(محمد شاہد) ارشد بھائی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک کتاب ایسی لکھی گئی ہے، جس میں کوئی نقطہ نہیں ہے حتی کہ اسکے مصنف کے نام میں بھی نقطہ نہیں ہے، تو آپ ذرا یہ بتلائیے! کہ یہ کونسی کتاب ہے اور کون مصنف ہے؟

جواب۔(محمد ارشد) جی، جی، جی، وہ، جی، ہاں یاد آ گیا، اس کا نام ''ہادی عالم'' اور مصنف کا نام ''ولی محمد'' ہے۔(اس جواب میں ایسا ظاہر کیا جائے جیسے فوراً یاد نہیں آ تا ہو)

سوال۔(محمد شاہد) حضور ﷺ نے جب مدینہ منورہ ہجرت فرمائی، تو یہ تو سب جانتے ہیکہ آپ کے سب سے پہلے میزبان حضرت ابوایوب انصاریؓ تھے، مگر آپ کے رفیقِ سفر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے میزبان کون تھے؟ آپ یہ بتلائیے!

جواب۔(محمد ارشد) جی، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے میزبان حضرت خارجہ بن زیدؓ تھے۔

سوال۔(محمد شاہد) ہر ایک عیسوی سال میں رمضان المبارک کے 29 یا30 روزے ہوتے ہیں، مگر ایک عیسوی سال ایسا بھی گزرا ہے کہ اس میں 42 روزے رکھے گئے، کیا آپ بتلائیں گے وہ کونسا سن تھا؟

جواب۔(محمد ارشد) شاہد بھائی! یہ سن 1935ء کی بات ہے، کہ یکم جنوری 1935

کو یکم رمضان تھا، اور پھر قمری سال چھوٹا ہونیکی وجہ سے دسمبر کے آخر میں اگلا رمضان شروع ہو گیا، تو کل (42) روزے اس سن میں رکھے گئے۔

سوال۔(محمد شاہد) دنیا میں سب سے پہلے مہندی کا استعمال کس نے کیا؟

جواب۔(محمد ارشد) حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے۔

سوال۔(محمد شاہد) تاریخ میں ’’بت شکن‘‘ کا خطاب کن کن شخصیات کو دیا گیا ہے؟

جواب ۔(محمد ارشد) ’’بت شکن‘‘ کا خطاب دو شخصیات کو دیا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سلطان محمود غزنوی کو۔

سوال۔(محمد شاہد) قرآن کریم میں کیا کچھ سبزیوں کا تذکرہ آیا ہے؟

جواب ۔(محمد ارشد) جی ہاں، قرآن کریم میں چار سبزیوں کا تذکرہ آیا ہے، ساگ، ککڑی، لہسن، پیاز۔

سوال۔(محمد شاہد) دنیا میں سب سے پہلے طلاق کس نے دی؟

جواب ۔(محمد ارشد) جی، دنیا میں سب سے پہلے طلاق حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنی بیوی حضرت عمارہ بنت سعید کو دی۔

سوال۔(محمد شاہد) اسلامی دنیا میں سب سے بڑا جنازہ کس شخصیت کا تھا؟

جواب۔(محمد ارشد) مصر کے صدر جمال عبدالناصر کا تھا۔

سوال۔(محمد شاہد) قرآن کریم کے وہ کون سے دو جملے ہیں جنکو اگر اُلٹا پڑھا جائے تب بھی وہ اسی طرح سیدھے پڑھے جائیں؟

جواب۔(محمد ارشد) ایک تو سورہ انبیاء، آیت ۳۳/میں ﴿**کل فی فلک**﴾
دوسرا سورہ مدثر، آیت ۳/میں ﴿**ربّک فکبّر**﴾۔

(ماخوذ بصد شکریہ از اسلامک جنرل نالج اردو)

شرائط مناظرہ

(جو باتفاق فریقین طے پائے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔)

۱۔مناظرہ بتاریخ ....مطابق ....بروز ....بعد نماز ....بمقام ....ہوگا۔

۲۔ پروگرام کی صدارت وحکمیت حضرت اقدس ....فرمائیں گے۔

۳۔ ہرترجمان کو اپنا دعوی بلا چون و چرا واضح انداز میں پیش کرنا ہوگا۔

۴۔دعوی کو مدلل کرنے کے لئے ہرترجمان کو پانچ پانچ منٹ کا وقت دیا جائے گا۔

۵۔ ہرفریق کو اپنا دعویٰ بلا تعین وقت پیش کرنا ہوگا۔

۶۔افراد کو پانچ پانچ منٹ ،اناؤنسر (ترجمان) کو دو دو منٹ مشترکہ طور پر سات منٹ کا وقت دیا جائے گا۔

۷۔حوالہ انہیں کتابوں کا معتبر ہوگا جو فریقین کے یہاں حجت ہوں۔

۸۔ انحراف موضوع کی صورت میں ’’شکستِ فاش‘‘ تسلیم کرنی ہوگی۔

۹۔دورانِ مناظرہ کسی بھی اختلاف کی صورت میں حضرت حَکمِ متحکم صاحب کو مناظرہ بندکرانے کا کلی اختیار رہوگا۔

۱۰۔شرائط مناظرہ کی خلاف ورزی کی صورت میں ’’شکستِ فاش‘‘ تسلیم کرنی ہوگی۔

۱۱۔اکابرین کا نام مہذب انداز میں لینا ہوگا۔

۱۲۔اخیر میں ترجمان اہل باطل کو اپنے فرضی موقف سے براءت کا اظہار کرنا ہوگا۔

۱۳۔ترجمان وافراد علماء دیوبندیہ ہوگے ۔

مولوی.........مولوی.........مولوی.........مولوی.........مولوی.........

ترجمان وافراد علماء باطل یہ ہوگے۔

مولوی.........مولوی.........مولوی.........مولوی.........مولوی.........

نظامت برائے مسابقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میری جبینِ عقیدت سلام کہتی ہے
قبول ہو کہ محبت سلام کہتی ہے

حضرات گرامی قدر اساتذۂ کرام، مہمانانِ عظام، مادر علمی جامعہ.............................
کے محترم رُفقاء اور مُقتدر ساتھیو!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میں سب سے پہلے حمد وثناء کا نذرانہ پیش کرتا ہوں اُس ربِّ قدیر کی بارگاہ میں، جس نے مجھے اور آپ کو اپنے علمِ دین کی تحصیل کیلئے منتخب فرمایا۔

پھر صلوۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتا ہوں اُس محسنِ اعظم کی پاکیزہ ذات پر جس کے طفیل صرف ہمیں کو نہیں، بلکہ پوری کائنات کو عدم سے وجود میں لایا گیا۔

عزیز ساتھیو! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جامعہ ہذا میں .... کے نام سے ایک انجمن قائم ہے جو ہر ہفتہ جمعرات کے دن بعد نماز ظہر ہوتی چلی آئی ہے۔

ہم لوگ اپنی اپنی بساط بھر اس میں تلاوتِ قرآن، نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور خاص طور سے تقریر یعنی اظہارِ مافی الضمیر کی مشق کرتے ہیں اور سونے پہ سہاگہ کی بات یہ کہ ہمارے مُشفق اساتذہ پابندی کے ساتھ از خود نگرانی بھی کرتے ہیں۔

دوستو! تعلیمی سال قریب الختم ہے اس لئے انجمن کا بھی اختتام ہو جائیگا انشاء اللہ، لیکن اُس اختتام سے پہلے ہم شُرکاءِ انجمن کی خواہش پر ہمارے اساتذہ، خاص طور سے استاذِ محترم جناب ....دامت برکاتہم نے یہ ایک ''تقریری مسابقہ'' منعقد کیا ہے، جس میں آپ اور ہم شریک ہیں۔

میں اس موقعہ پر بے حد ممنون ہوں مہمانانِ محترم، جناب حضرت مولانا....................

......اور جناب حضرت مولانا..................دامت برکاتہم کا، کہ انہوں نے ہم بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے اپنی گوں ناگوں مصروفیات میں سے اپنا قیمتی وقت فارغ کیا، اور حَکَمُ کے فرائض انجام دینے کیلئے تشریف لائے، نیز میں سپاس گزار ہوں جامعہ کے تمام اساتذۂ کرام با لخصوص عربی درجات کے اساتذہ کا، جو ہمارے لئے اپنے دل میں باپ کی شفقت اور ماں کی سی ممتار کھتے ہیں، **فجزا هم الله احسن الجزاء و خير الجزاء.**

اچھے ساتھیو! اپنی گفتگو کے اخیر میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہر مُسا ہم کو ۵ر سے ۷ر منٹ تک کا وقت مقرر کیا گیا ہے، اس سے زائد وقت لینے پر حکم حضرات آپ کے نمبرات کا ٹ سکتے ہیں۔

نیز آپ کو یہ بھی یاد رہے کہ حکم حضرات کا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہوگا اور خصوصی اور عمومی ہر طرح کا انعام ''اختتامی جشن'' میں دیا جائیگا انشاءاللہ۔

تو آیئے دوستو! حَکم حضرات اپنی جگہ لے چکے ہیں، آپ بھی پرسکون ہو جایئے!

دعوت برائے تلاوت

سب سے پہلے میں تلاوت کیلئے جامعہ کے شعبہ ....کے ساتھی قاری ....کو مدعو کرتا ہوں آپ آکر پروگرام کا آغاز فرمادیں!

مری انتہائے نگارش یہی ہے
ترے نام سے ابتدا کر رہا ہوں (مجذوبؔ)

جو دوا بھی اور دعاء بھی ہے، وہ میرے خدا کا کلام ہے
جو دکھے دلوں کو سکون دے، وہ میرے رسول کا نام ہے

تلاوت کے بعد

معطر لحن داؤدی سے اب تک اپنا گلشن ہے
مہکتے ہیں در و دیوار قرآنی صداؤں سے

نظامت برائے نعت

حمدِ ربیّ کے بعد مِدحتِ نبی بھی ہمارے لئے لازم اور ضروری ہے، کیونکہ ہم نے رب کو نبی کے ذریعہ ہی پہچانا اور سمجھا ہے۔

اس کیلئے میں زحمت دوں گا جناب .... کو، وہ آئیں اور نعتِ سرورِ کونین ﷺ سے مجلس کو منوّر فرمائیں!

آپ کے دربار میں ادنیٰ ہے نہ اعلیٰ کوئی ۞ میرے سرکار نے ہر انسان کو برابر دیکھا
اپنی قسمت پہ بہت پھوٹ کے روئے پتھر ۞ دامن پاک کو جب خون میں تر تر دیکھا

نعت کے بعد

مری مٹھی میں ہے کچھ خاک ان کے آستانے کی
زمانہ اب کرے ہمت میری قیمت لگانے کی
میں مر جاؤں تو پھر خاک مدینہ منہ پہ مل دینا
یہی بس ایک صورت ہے خدا کو منہ دکھانے کی

چلیئے دوستو! اب میں اصل مقصد کی طرف آتا ہوں اور میں بلاتا ہوں:

مساہم نمبر (۱) یہ آجائیں اور اپنا پراگرام پیش کریں!
مساہم نمبر (۲) یہ آجائیں اور اپنا پراگرام پیش کریں!
مساہم نمبر (۳) یہ آجائیں اور اپنا پراگرام پیش کریں!
مساہم نمبر (۴) یہ آجائیں اور اپنا پراگرام پیش کریں!
مساہم نمبر (۵) یہ آجائیں اور اپنا پراگرام پیش کریں!
مساہم نمبر (۶) یہ آجائیں اور اپنا پراگرام پیش کریں!
مساہم نمبر (۷) یہ آجائیں اور اپنا پراگرام پیش کریں!

نظامت برائے ترانۂ قرآنی

عزیزانِ گرامی ! آج کا یہ پروگرام چونکہ قرآن کی طرف منسوب ہے، یعنی اس محفل رجلسہ میں قرآن کریم کی تکمیل کرنے والے طلبہ کی دستار بندی ردعاء ہونی ہے، تواس لئے پرو گرام میں ایک نظم ''سوغات قرآنی'' کے عنوان سے بھی شامل ہے، چنانچہ میں ایک بچہ ردو بچو ں کو بلا رہا ہوں، عزیزم ......عزیزم .... یہ آکر وہ نظم جوقرآن سے متعلق ہےاور حافظ قرا ن کواس میں مخاطب بنایا گیا ہے، اسکی عظمت وفضیلت کو بیان کیا گیا ہے، وہ پیش فرمادیں!

ستارہ تیری قسمت کا درخشاں ہے بلندی پر
زمانہ رشک کرتا ہے تیری اقبال مندی پر
تیری تحفیظ پرشاداں ہیں سارے خانداں والے
تری تقدیر پر نازاں ہوئے ہیں سب جہاں والے

ترانہ کے بعد

یقیناً رنگ لائی ہے دعاء ماں باپ کی تیرے
سرِ افلاک پہنچی ہے دعاء ماں باپ کی تیرے
دعاؤں سے انہیں کی تو ہوا ہے حافظِ قرآں
ترے سر پہ ہوا سایہ فگن اللہ کا احساں

نوٹ: ترانۂ قرآنی ''سوغات قرآنی'' کے نام سے صفحہ(۷۹) پر ہے۔

نصیحت : مولوی ہونا کوئی خوشی کی بات نہیں، دیندار ہونا خوشی کی بات ہے (حضرت تھانوی)

نظامت برائے خطابت

بموقعہ: تقریب تکمیل حفظ قرآن کریم

عزیزان گرامی!

آج ہمارے اور آپ کے لئے بڑی خوشی کی بات ہیکہ مدرسہ.......... سے پانچ بچے حافظِ قرآن ہوئے ہیں، یہ ان بچوں کیلئے بھی نیک بختی کی علامت ہے اور ان کے والدین کیواسطے بھی سعادت مندی ہے، مجھے اس موقع پر ولی اللہ ولی قاسمی کے یہ چند اشعار یاد آ رہے ہیں۔

مبارک، دولتِ حفظ کلام اللہ تم کو
مبارک، عظمتِ سرِّ رسولُ اللہ تم کو
یہ سب اہل زمیں تم کو مبارکباد کہتے ہیں
فرشتے بھی سبھی تم کو مبارکباد کہتے ہیں

میں مبارکباد پیش کرتا ہوں ان بچوں کے ساتھ ساتھ ان کے استاذ/اساتذہ کو بھی، کہ انہوں نے نہایت ہی جانفشانی اور عرق ریزی کے ساتھ، ان پر محنت کی جو آج ثمر آور ہوئی، اللہ تعالی ان اساتذہ کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطاء فرمائے۔

میں اس سے پہلے کہ یہ بچے اپنا اپنا آخری سبق سنائیں، گزارش کر رہا ہوں محترم جنا .... سے کہ آپ آج کے اس پروگرام کی نسبت سے کچھ اظہار خیال فرمائیں!

تقریر کے بعد

تمہیں دس عاصیوں کے بخشوانے کی اجازت ہے
تمہارے واسطے ربِ جہاں کی یہ عنایت ہے
ملیگا یہ تمہیں اعزاز جنت کے مکینوں پر
کہے گا رب، کہ پڑھتا اور چڑھتا جا تو زینوں پر

نظامت برائے دعاء

بموقع : تکمیل حفظ کلام اللہ تشریف

دلوں میں ہوگئی محفوظ جن کے نعمتِ قرآں
ہے سچ کہ ملتفت ان پر ہوئی ہے رحمت یزداں
دوعالم میں وہی ہیں محترم اور لائق وذیشاں
مشیت کی نظر میں وہ بڑے خوش بخت ہیں انساں

حضرات محترم!

میں اس موقع پر مبارکباد پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں، مدرسہ ہذا کے اراکین اور جملہ معاونین و مدرسین کو، خاص طور سے مدرسہ کے مہتمم جناب ....اور صدر مدرس/ناظمِ مدرسہ جناب حضرت ....کو، کہ ان حضرات نے بڑی جدِ وجُہد اور مسلسل کوششوں سے مدرسہ کو اس مقام تک پہنچادیا، کہ مدرسہ سے ماشاءاللہ ....بچے حفظ سے فارغ ہوگئے، اللہ تعالی ان کو مزید ہمت وحوصلہ عطاء فرمائے، اور تمام ہی احباب سے یہ گزارش کروں گا کہ ہر طرح سے ان حضرات کا ساتھ دیتے رہیں اور جیسے بھی ممکن ہو سکے مدرسہ کا تعاون کرتے رہیں۔

یہ بچے آجائیں اور اختصار کے ساتھ اپنا اپنا آخری سبق حضرت ....و دیگر اکابرین کو سنا کر قرآن کی تکمیل فرمائیں!

اسباق کے بعد

حضرت والا دعاء فرمائینگے، آپ حضرات دعاء کے بعد اطمینان سے اپنی اپنی جگہ تشریف رکھیں، آپ کے لئے کچھ شیرینی کا نظم ہے۔

(اگر شیرینی کا نظم ہو تو، جیسا کہ عام طور سے ہوتا ہے)

کلام منظوم

سوغات قرآنی (حافظ سے خطاب) (ولی اللہ ولیؔ بستوی قاسمی)

خدا کے نور سے تقدیر تیری جگمگائی ہے
تری قسمت، فیوض خیرِ حق سے مسکرائی ہے

ترے گلزارِ ہستی پر، گھٹا رحمت کی چھائی ہے
ہوا چہرہ منور، آرزو تیری بر آئی ہے

یہ دولت، حفظِ قرآں کی، جو تو نے آج پائی ہے
وسیلے سے اسی کے، باغِ جنت تک رسائی ہے

تری قسمت کا تابندہ ستارہ ہے بلندی پر
دلِ شاداں میں تیرے، شمعِ قرآنی جلائی ہے

ازل سے تیری قسمت میں لکھی تھی دولتِ قرآں
سعادت تو نے پائی ہے، شرافت تو نے پائی ہے

رہا تو بامراد و کامراں سب امتحانوں میں
بفضلِ حق مسلسل کامیابی تو نے پائی ہے

تلاوت میں حلاوت ہے تسلسل ہے روانی ہے
لبوں پر اہلِ مجلس کے تری مدحت سرائی ہے

ترے ماں باپ کے دل کی دعائیں برگ و بر لائیں
مراد و آرزو و کامرانی تو نے پائی ہے

ترے استاذ کی یہ جہدِ کامل کا نتیجہ ہے
شبانہ روز کی محنت، یقیناً رنگ لائی ہے

ترے سینے میں قرآں کا سما جانا کرامت ہے
شرافت کی علامت ہے یہ دولت بھی عطائی ہے

مناجات

نتیجۂ فکر　　　　　　نیّر سراج

الٰہی تیری چوکھٹ پر بھکاری بن کے آیا ہوں
نہیں میرا سوا تیرے سبھی کا میں پرایا ہوں

نہ کاسا ہے نہ تھیلا ہے میں خالی ہاتھ سائل ہوں
گناہوں کی ہی گٹھری ہے جسے میں ساتھ لایا ہوں

میری آنکھوں سے جو ٹپکے ندامت کے یہ آنسوں ہیں
مدد کر دے میرے مولیٰ زمانے کا ستایا ہوں

اطاعت کی نہیں لیکن خدا تجھ ہی کو مانا ہے
کسی کے سامنے اب تک نہ میں سر کو جھکایا ہوں

اِدھر دیکھا اُدھر دیکھا یہاں سوچا وہاں سوچا
جہاں کی ساری چیزوں میں تجھے موجود پایا ہوں

نہیں ہے حیثیت میری کسی کی بھی نظر میں اب
میں سوکھے پیڑ کا ڈھلتا ہوا بیکار سایہ ہوں

مجھے احساس تک بھی تو نہیں تیری بغاوت کا
میں ایسا کچھ گناہوں کی فضاؤں میں سمایا ہوں

بخش دے تو مجھے مولیٰ تیرے در پہ کھڑا ہوں میں
نہیں آیا ہوں خود سے میں تیرا ہی تو بلایا ہوں

گناہوں میں تو لت پت ہوں یقیناً اے خدا لیکن
تیری رحمت کی وسعت کو پڑھا ہوں اور پڑھایا ہوں

مجھے تسلیم ہے اقرار ہے اس بات کا بیشک
کہ میثاقِ اَلَسْتُ کو نہ بلکل بھی نبھایا ہوں

کاوش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم از مؤلف

☆حمد و مناجات☆

الٰہی میں بندہ ، گنہگار تیرا ❁ ہوں رحم و کرم کا ، طلبگار تیرا
ہے معبودِ برحق ، فقط ذات تیری ❁ ہے قلب وزباں سے، یہ اقرار تیرا
ہوں تیری پکڑ کا، میں حقدار بیشک ❁ مگر نام دیکھا ، ہے غفّار تیرا
ہوں بیمار لیکن، یہ حسرت ہے باقی ❁ کہ ہو جائے دل بھی ، یہ بیمار تیرا
بروزِ جزا مجھ ، کو رُسوا نہ کرنا ❁ ہوں مجرم یقیناً ، خطا کار تیرا
بخش دے تو صدقہ میں اپنے نبی کے ❁ ہوں بندہ میں باغی سیاہ کار تیرا
نہ دُھتکار مولیٰ مجھے اپنے در سے ❁ ہوں بد سے بھی بدتر میں غدّار تیرا
شراب محبت مجھے بھی پلا دے ❁ کہیں لوگ مجھ کو بھی میخوار تیرا
ہو مومن یا کافر تو دے سب کو روزی ❁ ہے کیا خوب رحمت کا معیار تیرا
جو مانگے وہ مل جائے سائل کو در سے ❁ فقط ایک ایسا ہے دربار تیرا
وسائل عطا کر دے مجھ کو تو اتنے ❁ کہ کئی بار دیکھوں میں دربار تیرا
غنی ذات تیری تو سب سے ہے لیکن ❁ نہیں تجھ سے ذرّہ بھی بیزار تیرا
کوئی تجھ سے مانگے ہے تیری وہ جنت ❁ الٰہی میں تجھ سے طلبگار تیرا
حوالہ نہ غیروں کے کر میرے معبود ❁ میں تیرا ہوں تیرا پرستار تیرا
یہ ممکن نہیں ہے کہ رتبۂ عالی ❁ بیاں کر دیں انوؔر کے اشعار تیرا

﴿نصیحت﴾

امام مالکؒ کے ادب سے مجھے جو کچھ ملا وہ علم سے نہیں ملا

(ابن وہب، شاگرد امام مالکؒ)

نتیجۂ فکر ☆حمد ومناجات☆ سراج انور قاسمی

یاالٰہی! تو ہے مالک، کل جہاں کا رب ہے تو
عرش وکرسی سارے قدسی، کہکشاں کا رب ہے تو
ہم ہیں بندے تیرے مولیٰ، اور تو معبود ہے
ہر زمن کا اور مکین ولا مکاں کا رب ہے تو
تجھ کو ہی زیبا ہیں ساری، خوبیاں مولیٰ مرے
ذرہ ذرہ کا زمیں کا آسماں کا رب ہے تو
پتہ پتہ، ڈالی ڈالی، غنچہ گل کی تازگی
ہورہا ہے یہ عیاں، اس گلستاں کا رب ہے تو
چاند کی سورج کی گردش، اور یہ لیل ونہار
اس کے مظہر ہیں کہ بیشک کن فکاں کا رب ہے تو
بے نوا محتاج ہوں میں، تو غنی اور بے نیاز
سُن لے میری آہ کہ ہر اِک زباں کا رب ہے تو
میرے سارے مرحلے، آسان کردے یا خدا!
دونوں عالم میں مرے ہر امتحاں کا رب ہے تو
اپنی رحمت سے خدا انورؔ کو تو کردے معاف
اِس غریقِ بحرِ عصیاں ناتواں کا رب ہے تو

نصیحت: جو بہت زیادہ سوتا ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا اور جو راتوں کو جاگ کر محنت کرتا ہے وہ اونچے درجات پالیتا ہے۔

لاکھوں سلام

(مولانا عبدالعزیز ظفر جنک پوری)

ختم نورِ نبوت پہ لاکھوں سلام ❁ شمع بزم رسالت پہ لاکھوں سلام
فخر عالم کی عظمت پہ لاکھوں سلام ❁ صاحب شان وشوکت پہ لاکھوں سلام
عرش پر حق نے بلوایا معراج میں ❁ اس پیمبرؐ کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جس کی اُمت پہ شفقت رہی عمر بھر ❁ اس نبیؐ کی محبت پہ لاکھوں سلام
جس سے اہل فصاحت بھی شرما گئے ❁ اس نبیؐ کی بلاغت پہ لاکھوں سلام
خلق کو جس نے خالق سے ملوا دیا ❁ اس نبیؐ کی سخاوت پہ لاکھوں سلام
جس کے قدموں پہ کسریٰ وقیصر جھکے ❁ اس پیمبرؐ کی عظمت پہ لاکھوں سلام
قول ہے جس کا ''الفقر فخری'' ظفر ❁ اس نبیؐ کی قناعت پہ لاکھوں سلام

سلام

(قاضی اطہر مبارک پوری)

سلام اس ذات پر جسکا لقب ہے فخر انسانی ❁ سلام اس ذات پر آئی جو بن کر ظل سبحانی
سلام اس ذات پر جو باعث تکوین عالم ہے ❁ سلام اس ذات پر جسکے سبب کونین کا دم ہے
سلام اس ذات پر رویا جو اُمت کی خطاؤں پر ❁ سلام اس ذات پر جس نے دعائیں دیں جفاؤں پر
سلام اس پر جو چمکا کفر کی کالی گھٹاؤں میں ❁ سلام اس پر جو نغمہ بن گیا سونی فضاؤں میں
سلام اس پر جو جلوہ گر ہوا روشن جبیں ہو کر ❁ سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمیں ہو کر
سلام اس پر جو سویا بھی تو حالِ قوم پر رو کر ❁ سلام اس پر جو راتیں کاٹ دیتا خاک پر سو کر
سلام اس پر جو دیتا ہے فقیروں کو بھی دارائی ❁ سلام اس پر جو دیتا ہے مریضوں کو مسیحائی
سلام اس پر جو ہے شمع ہدیٰ انوارِ سبحانی ❁ سلام اس پر جو ہے تفسیرِ رحمت فیض ربانی

ا لسّلام ،السّلام ،السّلام

(نواز دیوبندی)

شا ہ ذیشا ن کو ،شا ہِ قرآن کو
روحِ ایمان کو،رب کے مہمان کو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام ،السّلام
سبز دستا رکو، ان کے رخسا رکو
حسنِ معیا رکو، زلفِ خمدا رکو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام ،السّلام
آمنہ ما ئی کو، آپ کی دا ئی کو
بوڑھی ہمسا ئی کو، ہر شناسا ئی کو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام ،السّلام
ما ں کی ممتا ؤں کو، جنتی پا ؤں کو
پیا رکی چھا ؤں کو، امتی ما ؤں کو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام ،السّلام ،
عشق کے فخرکو ،علم کے قصرکو
پیکرِ صبرکو، بنت بو بکر کو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام،السّلام ،
نازبردا رکو، ان کے غمخوا رکو
چا ر کے چا رکو، یعنی ہر یا رکو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام ،السّلام ،

ان کے دلدا رکو، عاشقِ زا رکو
زانو ئے یا رکو، یا رکو غا رکو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام ،السّلام ،
ہوش کی آب کو، جوش کی تا ب کو
عدل کے با ب کو، ابن خطا ب کو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام ،السّلام ،
ما ل کو جا ن کو، دست فیضا ن کو
ابن عفّا ن کو، ان کے عثما ن کو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام ،السّلام ،
تیر تلوا ر کو، فتح بردا ر کو
عز م کردا رکو، ان کے گھر با رکو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام ،السّلام ،
ایک جا نبا زکو ،ان کے دمسا زکو
حبشی اندا ز کو ،اجلی آواز کو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام ،السّلام ،
اِک سخن دا ن کو، اِک ثنا ءخوان کو
نعت کی شا ن کو، یعنی حسّان کو
ا لسّلام ،السّلام ،السّلام ،السّلام ،

نعت پاک

(حضرت مفتی نسیم احمد فریدی)

سراپا چمن ہے دیارِ مدینہ ❁ دوام آشنا ہے بہارِ مدینہ
مدینے کے پھولوں کو کیا پوچھتے ہو ❁ رگِ گل ہے ہر نوکِ خارِ مدینہ
کسی چیز کی اس کو حسرت نہیں ہے ❁ میسر ہو جس کو غبارِ مدینہ
یہ مسجد، یہ منبر، یہ روضہ، یہ گنبد ❁ ہے فردوس، ہر یادگارِ مدینہ
وہاں کی زمیں عرش سے بھی ہے اعلیٰ ❁ جہاں دفن ہیں تاجدارِ مدینہ
کبارِ مدینہ تو یوں بھی بڑے ہیں ❁ بڑوں سے بڑے ہیں صغارِ مدینہ
تمنا ہے عمرِ رواں اپنی گزرے ❁ بہ ہمراہِ لیل و نہارِ مدینہ
فریدی چلو چل کے روضے پہ کہنا ❁ سلام آپؐ پر تاجدارِ مدینہ

﴿حقیقت﴾

اِنِّیْ لَمُسْتَتِرٌ مِنْ عَیْنِ جِیْرَانِیْ
وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِسْرَارِیْ وَاِعْلَانِیْ

ترجمہ: میں اپنے پڑوسیوں سے تو چھپ سکتا ہوں مگر اللہ تو میرے ظاہر و باطن (سب) کو جانتا ہے۔

﴿دعاء﴾

اِصْنَعْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ بِأَهْلِهٖ

ترجمہ: اے خدا تو ہمارے ساتھ وہ حسن سلوک فرما جس کا تو اہل ہے (جس کی تجھ سے امید ہے) اور ہمارے ساتھ وہ سلوک نہ فرما جس کے ہم مستحق ہیں۔

نعت سے قبل (واحد)

میں اپنا سویا مقدر جگا کے سوتا ہوں ❁ خودا پنے آپ کو نعتیں سنا کے سوتا ہوں
مدینے جانے کا رستہ بنا کے سوتا ہوں ❁ درود پاک کا تکیہ لگا کے سوتا ہوں
اسی لئے تو مدینہ دکھائی دیتا ہے ❁ در رسول کا سرمہ لگا کے سوتا ہوں

نعت (واحد انصاری)

گناہگاروں کی محشر میں ایک ہنسی کیلئے
حضور روتے تھے راتوں کو امتی کیلئے
سلام دائی حلیمہ تیری غریبی کو
چنے گئے ہیں نبی تیری جھونپڑی کیلئے
در رسول پہ نمبر کب آئیگا اپنا
کھڑے ہیں پہلے سے جبریل نوکری کیلئے
خودا پنے پاس میں بلوا کے دیکھنے کیلئے
خدا نے بھیجا ہے رف رف میرے نبی کیلئے
یہ چاند تارے اور سورج سے ہم کو کیا لینا
عرب کا چاند ہی کافی روشنی کیلئے

﴿دعاء﴾

اے خدا ایں بندہ را رسوا مکن ــــ من بدم پر سرِّ من پیدا مکن (مہاجر مکیؒ)

ترجمہ: اے خدا تو اس بندہ کو ذلیل نہ فرما! میں بیشک برا ہوں مگر تو میرا راز کسی پہ ظاہر نہ فرما!

شکرحق برحاضری طیبہ (حضرت شاہ سید نفیس الحسینیؒ)

شکر ہے تیرا خدایا' میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا' میں تو اس قابل نہ تھا

اپنا دیوانہ بنایا' میں تو اس قابل نہ تھا
گرد کعبہ کے پھرایا' میں تو اس قابل نہ تھا

مدتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کر دیا
جام زمزم کا پلایا' میں تو اس قابل نہ تھا

خاص اپنے در کا رکھا تو نے اے مولا مجھے
یوں نہیں در در پھرایا' میں تو اس قابل نہ تھا

میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تو نے بھلایا' میں تو اس قابل نہ تھا

تیری رحمت تیری شفقت، سے ہوا مجھ کو نصیب
گنبدِ خضرا کا سایہ' میں تو اس قابل نہ تھا

بارگاہِ سید کونینؐ میں آ کر نفیس
سوچتا ہوں کیسے آیا؟ میں تو اس قابل نہ تھا

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعِ سُوْءَ حِفْظِیْ فَأَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ
فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِنَ اَلٰهِیْ وَنُوْرُ اللّٰهِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِیْ

ترجمہ : میں نے امام وکیعؒ سے اپنی کند ذہنی کی شکایت کی تو انہوں نے مجھ کو گناہ چھوڑنے کی وصیت کی کیونکہ علم دین اللہ کا نور ہے اور اللہ کا نور کسی گنہگار آدمی کو نہیں دیا جاتا۔

خامہ فرسائی ## نعت سرورِ کونین از سراج نیّر

تمنا ہے مدینہ ہو خدایا اب وطن میرا
گلستانِ نبی میں ہو الٰہی اک چمن میرا

بہت اُونچا ہے وہ ٹکڑا زمیں کا سارے ٹکڑوں سے
جہاں آرام فرما ہے شہنشاہِ زمن میرا

مُقدّر کا سکندر ہو گا وہ روزِ قیامت میں
شہِ والا جسے کہدیں کہ ہے یہ بھی سجن میرا

نہ چھوئے گا جہنم کا دھنواں بھی آگ تو ہے کیا
دفن ہو جائے گر خاکِ بقیع میں یہ بدن میرا

کروں میں عرض آقا سے جو ہو جائے مجھے زیارت
بُلا لو! اپنے گھر مجھ کو یہاں بے گھر ہے من میرا

خدائے لم یزل سے ہے یہی بس اک دعاءِ نیّر
رسولِ پاک کے قدموں میں ہو گور و کفن میرا

﴿دعاء﴾

الٰھی عبدُک العاصِی أتاکَ ۞ مُقِرّاً با لذُّنوبِ وقَدْ دَعَاکَ

ترجمہ : اے میرے خدا! تیرا یہ نافرمان بندہ اپنے گناہوں کا اقرار کر کے تیرے در پہ حاضر تجھ سے دعا کر رہا ہے (لہٰذا تو اس کو معاف فرما دے!)

نعت پاک

(احمد ساگر)

تخیل طواف حرم کر رہا ہے ✿ تصور میں طیبہ نظر آ رہا ہے
میں سویا تھا صلِّ علیٰ کہتے کہتے ✿ شہ دیں کا روضہ نظر آ رہا ہے
قسم ہے تمہیں زاہد واب نہ چھیڑو ✿ ابھی سورۂ والضحیٰ پڑھ رہا ہوں
کلام الٰہی کی سب آیتوں میں ✿ محمد کا چہرہ نظر آتا ہے
سمجھ سوچ کر تم قدم اپنا رکھنا ✿ یہ شہر نبی ہے ذرا تم سنبھلنا
ادب کی زمیں ہے ادب ہی سے چلنا ✿ وہ شہر مدینہ نظر آ رہا ہے
بحکم نظر مطلب نے یہ دیکھا ✿ کہ تعظیم آقا پہ کعبہ جھکا ہے
نگاہیں جو اٹھیں درِ آمنہ پر ✿ وہ کعبہ کا کعبہ نظر آ رہا ہے
وہ کالا کلوٹا وہ حبشی جواں وہ ✿ جو کل تھا زمیں آج ہے آسماں وہ
ہے جنت کی رانی اب اسکی دیوانی ✿ محبت کا دولہا نظر آ رہا ہے
یہ دیوار و در یہ نظارے یہ فیضی ✿ میں سچ کہہ رہا ہوں سنو بات سچی
ابھی ذکرِ جنت جو میں نے کیا ہے ✿ مجھے ماں کا تلوہ نظر آ رہا ہے

نعت نبی

(دل خیرابادی)

اندھیروں سے کہہ دو پہنچ جاؤں گا میں ✿ چراغ محبت جلاتے جلاتے
میری حاضری ہو دیا رحرم میں ✿ ترانہ نبی کا سناتے سناتے
یہ مستی کا عالم ہے رب پر بھروسہ ✿ نہ آندھی کا ڈر ہے نہ طوفاں کی پرواہ
ذرا شان دیکھو نبی کا دیوانہ ✿ چلا رحمتوں میں نہاتے نہاتے
وہ طائف کی وادی وہ طایف کا منظر ✿ لہو سے ہوا تر بہ تر جسم اطہر
مگران کے حق میں نبی نے دعا کی ✿ جو ہنستے تھے پتھر چلاتے چلاتے
نظر آیا جب قافلہ حاجیوں کا ✿ بیاں ہو یہ ممکن نہیں حال دل کا
میں چلنے لگا خود بخود اس کے پیچھے ✿ عقدت کے موتی لٹاتے لٹاتے

نعت سرورِ دو عالم

کون ہے وجہِ تخلیق کون و مکاں ، اور کوئی نہیں ہے حضور آپ ہیں
عبد و معبود کے آج بھی درمیاں ، اور کوئی نہیں ہے حضور آپ ہیں

ماہ و خورشید لوح و قلم آپ کے ، کہکشاں خاک نقشِ قدم آپ کے
زینتِ بحر و بر رونقِ آسماں ، اور کوئی نہیں ہے حضور آپ ہیں

مرکزِ وحیِ رب آپ کی ذات ہے، لب پہ قرآن کے آپ کی بات ہے
ہر عبادت کی جاں شام لے ہر اذاں اور کوئی نہیں ہے، حضور آپ ہیں

دولت علم و دانش عطا آپ کی ، بات کرتا نہیں رب خدا آپ کی
دھڑکنوں میں نہاں ماورائے گماں ، اور کوئی نہیں ہے حضور آپ ہیں

آپ کا ہر عمل آپ کی ہر ادا ، جس سے قائم ہے معیار انسان کا
حرفِ قرآن ناطق خدا کی زباں ، اور کوئی نہیں ہے حضور آپ ہیں

لب پہ روزِ جزاء کس کا نام آئیگا ، کون میدانِ محشر میں کام آئیگا
کس کے دم سے ہے یہ کاروبارِ جہاں ، اور کوئی نہیں ہے حضور آپ ہیں

آپ کی گفتگو کا اثر دیکھئے ! با خبر ہو گئے بے خبر دیکھئے !
کون اعجاز ایسا ہے معجز بیاں ، اور کوئی نہیں ہے حضور آپ ہیں

نصیحت

علم چنداں کہ بیشتر خوانی چوں عمل در تو نیست نادانی

ترجمہ: علم چاہے تو کتنا ہی زیادہ حاصل کرلے ، اگر اس پر عمل نہیں ہے تو وہ علم ہی نہیں بلکہ جہالت ہے ، اس لئے طالب علم کو عمل ضرور کرنا چاہئے۔

ماں کی عظمت

از قلم سراج انور

معترف ہے تیری رفعت کا جہاں اے میری ماں
تیری عظمت ہو بھلا کیسے بیاں اے میری ماں

سو کے خود گیلے میں سوکھے پہ سلاتی تھی مجھے ۞ گرمیوں میں رات بھر پنکھا بھی جھلتی تھی مجھے
روٹھ جاتا تھا اگر میں تو مناتی تھی مجھے ۞ نیند نہ آتی تو لوری بھی سناتی تھی مجھے

شفقتیں تیری ہیں مجھ پہ بیکراں اے میری ماں
تیری عظمت ہو بھلا کیسے بیاں اے میری ماں

کس طرح ایام مشکل کے گزارے تونے ماں ۞ اپنی راتوں کو بتایا گن کے تارے تونے ماں
میری آمد پر کیئے وارے نیارے تونے ماں ۞ گرتے دیکھا تو دیئے مجھ کو سہارے تونے ماں

خلد میں دے رب تجھے اونچا مکاں اے میری ماں
تیری عظمت ہو بھلا کیسے بیاں اے میری ماں

جاگتے گزری ہیں میرے واسطے راتیں تیری ۞ بارہا بھیگی ہیں مجھ کو دیکھ کر آنکھیں تیری
رک سی جاتیں میرے غم کو دیکھ کر سانسیں تیری ۞ ہیں کہاں اب یاد مجھ کو دکھ بھری آہیں تیری

میں ہوں ناداں ناسمجھ اور ناتواں اے میری ماں
تیری عظمت ہو بھلا کیسے بیاں اے میری ماں

قرض ماں کے دودھ کا آخر چکا سکتا ہے کون ۞ ماں کی شفقت اور ممتا کو بھلا سکتا ہے کون
ظلم سہہ کر ظلم کو دل سے مٹا سکتا ہے کون ۞ ایک ماں ہی کے علاوہ دے دعا سکتا ہے کون

حق ادا ہو سکتا تیرا ہے کہاں اے میری ماں
تیری عظمت ہو بھلا کیسے بیاں اے میری ماں

زندگی بھر بھی اگر میں تیری خدمت کر سکوں ۞ تیری خدمت کرتے کرتے ہی اگر میں مر سکوں
لعل و گوہر سے تیرا دامن بھی جو میں بھر سکوں ۞ پھر بھی تیرا اے میری ماں حق ادا نہ کر سکوں

تیری خوشیوں میں خوشی رب کی نہاں اے میری ماں
تیری عظمت ہو بھلا کیسے بیاں اے میری ماں

آج تک نہ اس لئے نیّر کو آیا حادثہ ۞ فی امان اللہ کہکر گھر سے کرتی ہے وداع
لوٹ آنے تک خدا سے کرتی رہتی التجا ۞ میرے بیٹے کو سلامت رکھنا اے میرے خدا

حق کی رحمت تیری الفت کی نشاں اے میری ماں
تیری عظمت ہو بھلا کیسے بیاں اے میری ماں

تراشیدہ اشعار

(جو حسب حال استعمال کیئے جاسکتے ہیں)

برائے حمد

ہے صدائے لا الٰہ اللہ بے زبان کنکر میں ❁ ذکر تیرا کرتی ہیں مچھلیاں سمندر میں

(واحد انصاری)

برائے نعت

جو یادِ مصطفیٰ میں رو رہے ہیں ❁ وہ زمزم سے مقدر دھو رہے ہیں
وہیں سے سب کو بیداری ملیگی ❁ جہاں سرکار میرے سو رہے ہیں (واحد)

وہ اپنے لئے بابِ کرم کھول رہا ہے ❁ جو صل علی صل علی بول رہا ہے
جسکو بھی ملی ہے، میرے آقا کی غلامی ❁ وہ شخص ہر ایک در میں انمول رہا ہے

دنیا میں احترام کے قابل ہیں جتنے لوگ ❁ میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفیٰ کے بعد

ساری تعریفیں اگر سو ہیں خدا کے واسطے ❁ ایک کم سو ہیں محمد مصطفیٰ کے واسطے

یہ دیوانہ زمانہ بھر کی دولت چھوڑ سکتا ہے ❁ مدینہ کی گلی دیدو تو جنت چھوڑ سکتا ہے

یاد جب مجھ کو مدینہ کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

نبی کے عشق کو اپنا کفیل کر لینا ❁ نجات کیلئے پیدا دلیل کر لینا
تمہارے حق میں سرِ حشر فیصلہ ہوگا ❁ رسول پاک کو اپنا وکیل کر لینا

چمن میں آمد خیر الوریٰ کی جب خبر پائی ❁ پئے تعظیم خوشبو پھول سے باہر نکل آئی

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے ❁ یہ سب پودا نہیں کی لگائی ہوئی ہے

رحمت دو عالم کا جاں نثار ہو جائے ۞ بھیک مانگنے والا تاجدار ہو جائے
گر اشارہ کر دیں دوسری بھی انگلی کا ۞ چاند ایک لمحہ میں دو سے چار ہو جائے

ساری برکت ایک طرف باغ مدینہ ایک طرف
یعنی رحمت اور برکت کا خزینہ ایک طرف
ہر مہینہ کی فضیلت ہے جدا گا نہ مگر
جس مہینہ میں وہ آئے وہ مہینہ ایک طرف
فیصلہ یہ اہل علم و فضل نے ہے کر دیا
ساری خوشبو ایک طرف ان کا پسینہ ایک طرف

ذکر خدائے پاک سے پہلے محفل کا آغاز کرے
نعت نبی کے پڑھتے پڑھتے روح میری پرواز کرے
اللہ اس کی قسمت اس کا مقدر کیا کہنا
نعت کے پڑھنے میں جو پیدا احسانی انداز کرے

بس گئی مدینے کی یاد میرے سینے میں ۞ اے ہوا اڑا لے چل مجھ کو بھی مدینے میں
کہد و موج طوفاں سے راستہ بدل ڈالے ۞ مصطفیٰ کے شیدائی بیٹھے ہیں سفینے میں

ذکر سرکار دو عالم کا سنا تھا ایک دن ۞ عمر بھر میرے خیالات سے خوشبو آئی
سو گیا تھا میں مدینہ کا تصور کر کے ۞ رات بھر پھر میری ذات سے خوشبو آئی

شام سے بیٹھا جو لکھنے تا سحر لکھتا رہا
میں ثنائے سیرت خیر البشر لکھتا رہا
نیکیاں ملتی رہیں ایک ایک لفظ نعت پر
میں ادھر لکھتا رہا مولیٰ ادھر لکھتا رہا

گلشن مدینہ میں صبح وشام ہوجائے　　رحمتوں کے سائے میں یہ غلام ہوجائے
مجھ کو پیاس محشر کی کس طرح ستائیگی　　گر نصیب کوثر کا مجھ کو جام ہوجائے
چار یاروں کے صدقے میں دعا ہے یہ میری　　حشر میں شفاعت کا انتظام ہوجائے

متفرق

آغاز　　انجام اس کے ہاتھ ہے آغاز کر کے دیکھ
بھیگے ہوئے پروں سے ہی پرواز کر کے دیکھ　(نواز دیوبندی)

رُفقاء مل گئے　میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا　(مجروح سلطانپوری)

یادِ رفتگاں　　ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے
مکیں ہو گئے بے مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

جان کر منجملۂ خاصانِ مئے خانہ مجھے ❁ مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

انہیں پیاسوں کی خاطر آج تک موجیں تڑپتی ہیں
جو اوروں کے لئے رستے میں دریا چھوڑ آئے ہیں　(جگر)

قربت :　ذرا قریب آؤ تو شاید ہمیں سمجھ لوگے
یہ فاصلے تو دوریاں بڑھاتے ہیں　(نواز)

اخلاص　مجھے معلوم ہے خدمت میں بدنامی بھی ہوتی ہے
اس میں خوبیوں کے ساتھ یہ خامی بھی ہوتی ہے
مگر میری نظر ہے عاقبت کی کامیابی پر
یہ دنیا ہے یہاں مقصد میں ناکامی بھی ہوتی ہے

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر جاؤں

حوصلہ میکش وہی میکش ہے جو عالم مستی میں
سنبھلے تو بہک جائے بہکے تو سنبھل جائے

جہدِ مسلسل

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا (اقبالؔ)

چمن میں پھول کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

شومئی قسمت قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند
کچھ دور اپنے ہاتھ سے جب بام رہ گیا

(کسی نے اس مصرعے کو بدل کو یوں کہا 'دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا' (بجنور کے جواہر)

﴿باری آئی﴾ ہنس ہنس کے ابھی تک تو سنا نغمۂ بلبل تم نے
اب جگر تھام کے بیٹھو ذرا مری باری آئی

بگڑا سماج لئے بیٹھے ہیں لوگ ہاتھوں میں آج بھی پتھر
پرندے پیڑ تک آنے سے پہلے لوٹ جاتے ہیں

دعاء عزائم کو سینوں میں بیدار کردے
نگاہِ مسلماں کو تلوار کردے
جوانوں کو مری آہِ سحر دیدے
پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دیدے! (علامہ اقبال)
خدایا آرزو میری یہی ہے مرا نورِ بصیرت عام کردے

☆مؤلف کی دیگر کاوشیں☆

(۱) رھبرِ امتحان برائے قطبی: (منظر عام پر)

یہ کتاب عربی سال چہارم کی فن منطق میں پڑھائی جانے والی کتاب ''قطبی'' کا نوٹ ہے،اس میں دارالعلوم دیو بند کے ششماہی ،سالانہ اور داخلہ امتحان کے تقریبًا ایک سو پچیس (۱۲۵) سوالات کوشاندار طریقہ پرحل کیا گیا ہے۔

عبارت کوموٹا کر کے اسپر واضح **اعــــراب** لگائے گئے ہیں،عبارت سے منطبق سلیس اور صاف ستھرا **تــــرجـمـــه** کیا گیا ہے،سوالات میں مطلوب تمام جزئیات کوآسان اوراچھے انداز پر **حـــل** کیا گیا ہے،تفصیل سے پرہیز کر کے اختصار کومدنظر رکھا گیا ہے،حضرت مولانا محمد سلمان صاحب بجنوری مدظلہ العالی استاذ دارلعلوم دیو بند نے بہ نظر غائر اس کو دیکھا ہے، وہ لکھتے ہیں:

''**رھبرِ امتحان برائے قطبی** ''ہمارے دوست حضرت مولانا سراج الدین صاحب کے تدریسی تجربہ کا نچوڑ ہے،اس میں مولانا موصوف نے دارالعلوم دیو بند کے امتحانی پرچوں کوسامنے رکھ کرقطبی کے منتخب مقامات کی تشریح کی ہے،اوراحقر کو بڑی مسرت ہے کہ مولانا اس کوشش میں کامیاب ہیں''۔

عزیز طلبا کے لئے خاص طور سے یہ ایک بہترین تحفہ ہے،جب کہ اساتذہ بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

(۲)الکلام الغریب فی حلّ شرح التھذیب (تصورات وتصدیقات)

شرح تہذیب کی ایک ایسی شرح جوآپ کوکتاب کے حل میں بہترین معاون ثابت ہوگی، صاف ستھری عبارت کے ساتھ عام فہم ترجمہ اور دقیق الفاظ کی تحقیق نیز حسب ضرورت نحوی ترکیب جوصرف اسی کتاب کی خصوصیت ہے آپ اس کتاب میں دیکھیں گے،مشکل مقامات پر عام طور سے پہلوتہی برَت لی جاتی ہے،اس کتاب میں ایسا ہرگز نہیں، بلکہ بالقصد ایسے مقام پر سیرِ حاصل بحث کی گئی ہے تاکہ کسی طرح کی تشنگی باقی نہ رہے۔